INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۳۶

۱۲ تا ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲ تا ۸ فروری ۱۹۹۶ء

مالک رام

کا قبولِ اسلام
یا قبولِ قادیانیت؟

پاک فوج میں ہونے والی بغاوتوں کے پیچھے قادیانی سازشیں کارفرما تھیں

۱۹۴۹ء میں فوج کو قادیانیوں کے شکنجہ میں جکڑ کر خلیفۂ قادیان کو "امیر المومنین" بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا

پاکستانی فوج بنیاد پرست ہے اور رہے گی جس دن فوج اس اثاثے سے محروم ہوئی لڑنے کے قابل نہ رہے گی

معروف عسکری دانشور (ر)
بریگیڈیئر گلزار احمد کی زبانی
تاریخی حقائق بے نقاب

زکوٰۃ
اسلام کا بنیادی رکن

سحری و افطاری
آپ کے سوال اور ان کے جواب!

بیمہ 'بانڈز' فاطمید ریفل ٹکٹ اسٹیٹ لائف انشورنس

سوال ... بیمہ' بانڈز' فاطمید ریفل ٹکٹ' اسٹیٹ لائف انشورنس کے بارے میں سرکاری افسر کہتے ان میں کوئی گناہ نہیں؟

جواب ... بیمہ' بانڈز اور فاطمید ریفل ٹکٹ' اسٹیٹ لائف انشورنس وغیرہ معاملات کی حقیقت جوا اور سود پر مبنی ہے جو کہ صریح طور پر ناجائز اور اس سے حاصل شدہ رقم قطعاً" حرام ہے۔

زکوۃ کی رقم سے امام کی تنخواہ

سوال ... کیا امامت زکوۃ کے عوض کرنا جائز ہے اگرچہ امام صاحب' صاحب نصاب نہ ہو اگر نہیں تو وضاحت فرماویں۔

جواب ... زکوۃ کی رقم سے امام کو تنخواہ یا بالفاظ دیگر اس کی امامت کی اجرت دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کو امامت کی اجرت الگ دی جاتی ہو پھر غریب محتاج ہونے کی وجہ سے اس کو زکوۃ دے دی جائے تو صحیح ہے۔

كما فی الدرالمختار ولودفعها المعلم لخليفته ان كان بحيث يعمل له لولم يعطه صح والالا۔ قال الشامي (قوله والالا) اي لان المدفوع يكون بمنزلة العوض الخ

(شامی ص ۳۵۶ جلد ۲)

ٹھیکیداروں کا عائد کردہ ٹیکس ناجائز ہے۔

سوال ... ہمارے علاقے میں لوگ بروز پیر اپنے مویشی بازار لے جاتے ہیں جہاں میلہ لگا ہوتا ہے۔ جس پر وہ میلہ والے حضرات ایک خاص ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ فرض کریں کسی نے قربانی کا جانور میلہ کے دن میلہ کی حدود کے اندر سے قربانی کے لئے خریدا ٹھیکیدار کا ٹیکس جو تقریباً" ایک سو روپے ہوتا ہے ان سے چپکے سے ادا کئے بغیر باہر آگیا تو کیا شرعی لحاظ سے قربانی درست ہے یا نہیں؟

جواب ... ٹھیکیداروں کا یہ وصول کردہ ٹیکس شرعاً" ناجائز ہے اور ان ظالموں سے بچا کر چپکے سے نکلے ہوئے اس جانور کی قربانی درست ہے۔

نہری زمینوں کی پیداوار پر عشر

سوال ... فرض کریں خالد کی اپنی زمین ہے۔ اور اس میں نہر بھی جاری ہے تو وہ اس سے عشر دسواں حصہ دے گا یا بیسواں علاوہ ازیں خالد نے ناصر سے بطور اجارہ فرض کریں ۲۰ جریب زمین حاصل کی تو اب خالد بھی دسواں دے گا یا بیسواں کیونکہ خالد ناصر کو اس سے اجارہ بھی دیتا ہے۔

جواب ... نہری زمینوں میں جن میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے کمافی الدرالمختار و يجب نصفه غرب ودالية ... فكثرة المونة و فی كتب الشافعية اوسقاه بماء اشتراه و قواعدنا لا تاباه الخ (ص ۱۳۹ ج ۱) (کذا فی فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۷۲ ج ۶)

سوال کی دوسری شق میں تفصیل یہ ہے کہ اگر خالد نے ناصر کو کاشت پر زمین دی ہے تو دونوں پر حصہ وار بیسواں حصہ واجب ہوگا اور اگر نقد کرایہ پر دی ہے تو اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خالد پر بیسواں حصہ واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ناصر پر ہوگا۔

والعشر علی المؤجر كخراج موظف وقالا علی المستاجر كمستعير مسلم و فی الحاوی و بقولهما ناخذ ... وقد قدم قول الامام فكان هو المعتمد افتی به غير واحد الخ

(ردالمختار ص ۷۵ جلد ۲ باب العشر فتاوی محمودیہ ص ۱۱ جلد ۱۱)

جماعت المسلمین مفسد جماعت ہے

سوال ... جماعت المسلمین والے جو اپنے آپ کو ایک اسلامی گروہ کہلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی جماعت المسلمین میں نہ ہوگا وہ کافر ہے یہ حضرات آئمہ اربعہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو یہ کون لوگ ہیں ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب ... یہ جماعت درحقیقت "جماعت المفسدین" ہے۔ اللہ کے دین میں فساد برپا کرنے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اس کے عقائد قرآن و سنت اور آئمہ ھدیٰ کی تشریحات کے بالکل خلاف ہیں اس کے پیروکار گمراہ اور بے ایمان ہیں چنانچہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا قطعاً" جائز نہیں ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۳۶

۲ تا ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ
مطابق ۲ تا ۸ فروری ۱۹۹۶ء

REGD. NO. SS- 160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن مینیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۳
پاک فوج میں ہونے والی بغاوتوں کے پیچھے قادیانی سازشیں کارفرما تھیں ۶
اخبار ختم نبوت ۸
سحری و افطار ۱۲
زکوٰۃ۔ اسلام کا ایک بنیادی رکن ۱۴
قول حق۔۔ مالک رام کا قبول اسلام یا قبول قادیانیت ۱۶
دور جاہلیت اور اسلام ۔۔ عورت کے حقوق ۲۰

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۴۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۲۷ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ الائیڈ بینک بوری بازار برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بز رٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی قوانین کے خلاف ہرزہ سرائی کی نئی مہم

اسلام کا انسانیت پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے زندگی کے ہر شعبہ کی رہنمائی کے لئے مستقل نظام عطا کیا ہے۔ سیاست' معیشت' دفاع ہر ایک کے اصول و فروع پر مشتمل نظام کی طرح معاشرتی ضوابط کو مربوط نظام کی شکل میں انسانیت کی فلاح کا ضامن قرار دیا ہے۔ اسلامی دنیا پر مغرب کے سیاسی تسلط کے اثرات اس طرح مرتب ہوئے کہ ہر شعبہ زندگی میں اسلامی رہنمائی کو غیر ضروری سمجھ لیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ سیاست میں چنگیزیت در آئی' معیشت میں برہمنی و یہودی لوٹ کھسوٹ کا نظام رائج ہو گیا۔ دفاعی نظام کا ظاہری خوشنما ڈھانچہ بے روح اور کھوکھلا ہو کر رہ گیا جس کو کفری عساکر ایک ٹھوکر سے لڑھکا دیتے ہیں۔ تاہم مسلمان معاشرتی زندگی کو کسی نہ کسی حد تک اسلام سے مربوط رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کافر حکومتوں کے زیر اثر ملکوں میں بھی مسلمانوں کے لئے مسلم پرسنل لاء کی رعایت موجود ہے۔ کچھ عرصہ سے نکاح و طلاق کے اسلامی قوانین کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ایوب خان نے مارشل لاء کی قوت سے "مسلم عائلی قوانین آرڈیننس" کے عنوان سے قرآنی قوانین ازواج کا مذاق اڑایا۔ نہ معلوم بعد کی تمام حکومتوں نے اس آرڈیننس کی حفاظت کو اپنی مجبوری کیوں قرار دیا۔

اسلام میں حلال چیزوں میں سے طلاق کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ جاہلیت عرب میں طلاق کو مذاق سمجھا جاتا تھا۔ جب چاہا طلاق دے دی پھر رجوع کر لیا۔ عورت بیچاری مظلومیت کا شکار تھی۔ اسلام نے طلاق کی حد تین مقرر کر کے اس مظلومیت کا خاتمہ کر دیا۔ چودہ سو سال تک پوری امت مسلمہ بلا استثناء اس پر متفق رہی کہ کوئی نامعقول شخص اپنی ازدواجی زندگی کو تین طلاق کے ذریعے برباد کر دے (خواہ ایک ہی دفعہ یا الگ الگ) تو یہ ازدواجی رشتہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا۔ البتہ یہ رعایت پھر بھی دے دی گئی کہ حالات کے تحت عورت دوسرے مرد سے نکاح صحیح کر لے پھر ان میں اتفاق نہ ہو سکے اور علیحدگی ہو جائے تو اب اگر یہ عورت پہلے مرد سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو اس کی گنجائش موجود ہے ــــــ ادھر کچھ عرصے سے پاک و ہند میں عیسائیوں کے عقیدہ توحید کی طرز پر ایک نیا نظریہ طلاق موضوع بحث بنایا گیا ہے کہ تین طلاق درحقیقت ایک طلاق شمار ہوتی ہے۔ اس نظریہ کی اشاعت میں تمام اخلاقی حدود روند ڈالی گئیں اور قرآن و سنت اور اجماع امت کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ اس ساری بحث کے پیچھے مغربی آقاؤں کی خوشنودی کارفرما نظر آتی ہے جو مسلمانوں کے عائلی نظام کی بنیادوں کو مسمار کر کے مغرب کی اخلاق باختہ تہذیب کو اسلامی معاشرتی نظام کی جگہ رائج کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ حال ہی میں پاکستان کے ایک جج نے اسلام کے مسلمہ قانون کے خلاف فیصلہ دے کر اپنی جہالت پر مہر ثبت کر دی تو اب حکومت کے بعض اعلیٰ عہدیدار اسلامی قوانین کے خلاف استہزاء اور ہرزہ سرائی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ یہ حقیقت تو اپنی جگہ اٹل ہے کہ نہ تو اسلام کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ اسلامی قوانین بدلے جا سکیں گے۔ البتہ بعض ناعاقبت اندیش مسلمان کہلانے والے اپنی دنیا و آخرت تباہ کرنے کے ساتھ مغربی طرز کی اولاد پیدا کرنے کا ذریعہ ضرور بن جائیں گے۔ علماء کا درج ذیل بیان ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے!

کراچی (عوام نیوز) وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر برائے مذہبی امور و اوقاف مولانا احترام الحق تھانوی نے کہا ہے کہ گورنر سندھ کمال اظفر نے تین طلاقوں جیسے اہم شرعی معاملے کے بارے میں جو رائے زنی کی ہے وہ گورنر کی حیثیت سے ان کے آئینی اختیارات سے کھلا تجاوز ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی شخص کے گورنر کے منصب پر فائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے لگے اور ہر شرعی اور غیر شرعی مسئلہ پر اظہار خیال ضروری سمجھے۔ انہوں نے کہا کہ رہ گئی بات یہ کہ بقول گورنر تین طلاق دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے تو گورنر صاحب تین طلاقیں دے کر دیکھیں کہ ایک واقع ہوتی ہے کہ تین۔ گورنر کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جامعہ بنوریہ سائٹ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم نے کہا کہ اولاً گورنر سندھ کا بیان برٹش کونسل کو خوش کرنے کے لئے نظریہ ضرورت کا سہارا لیتے ہوئے زنا جیسے ناسور کو تحفظ دینے کی کوشش کی ہے۔ دوئم انہوں نے حقوق نسواں کی علمبردار ان مستورات کی وکالت کی ہے جنہیں مستورات کہنا ہی بہت بڑی زیادتی ہے۔ مولانا مفتی محمد نعیم نے کہا کہ تعجب ہے کہ بازار حسن میں جسم فروشی کے لئے خود حکومت اجازت نامے جاری کرتی ہے اور پھر عورت کی مظلومیت کا رونا رویا جاتا ہے۔

شیشانی مجاہدین کا عزم جہاد

عالمی نشریاتی اداروں کی خبروں میں شیشانی مجاہدین کی جہادی کارروائیاں نمایاں جگہ پارہی ہیں۔ بوسنیا میں مجاہدین کے وجود نے مغربی فوجیوں میں خوف پھیلا رکھا ہے۔ افغانستان میں طالبان سے مغرب لرزہ براندام ہے۔ پاکستانی فوج سے اسلامی رنگ کھرچنے کے مشورے دیئے جارہے ہیں۔ مسلم مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے مصری حکومت کے حوالے سے مغربی ملکوں میں پر تشدد واقعات پیش آنے کی خبر نشر کی گئی ہے۔ الجزائر، برما اور فلپائن میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا ہے۔ کشمیر کی جنگ آزادی کے خلاف نام نہاد مسلم حکمران بھارتی ہندوؤں سے دوستی کی پینگیں بڑھارہے ہیں۔ اس طرح کی خبروں پر نظر ڈالئے تو خلاصہ یہ سامنے آتا ہے کہ عالمی سطح پر اسلامی بیداری کی جو لہر نمودار ہوئی ہے دنیائے کفر اس سے لرزہ براندام ہے اور حواس باختہ ہو کر ہر حربے سے اس لہر کو روکنا چاہتی ہے۔ اسلامی دنیا پر مسلط حکمران دنیائے کفر کے ایجنٹ کا کردار ادا کررہے ہیں۔ بہی خواہان امت پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دفاع اسلام کا واضح پروگرام مرتب کرکے امت کی راہنمائی کریں۔ شیشانی مجاہدین کی کارروائیاں اسلامی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے امید کی کرن دکھائی دیتی ہیں۔ ہر پہلو سے ان کا تعاون اور روسی مظالم کی مذمت ہونی چاہئے۔ اللہ العالمین مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار فرمائے اور تمام جہادی کوششوں کو باہم مربوط فرمادے۔ آمین

مجاہد ختم نبوت مولانا محمد یار (غلہ منڈی چیچہ وطنی والے) وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) قرآن و حدیث کی تعلیم مولانا ولی اللہ" اور مولانا غلام رسول" سے حاصل کی۔ تفسیر قرآن مولانا حسین علی" واں بھچراں ضلع میانوالی اور مولانا غلام اللہ خان صاحب" سے حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہوئے تو حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری" کے ارشاد پر مجلس احرار اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ رد مرزائیت پر مولانا عبدالرحیم اشعر اور مولانا محمد حیات" سے اکتساب کیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ہم سبق و ہم مشرب تھے۔ ۱۹۴۲ء میں قادیانیوں سے ایک مناظرہ کے دوران مخالفین کے حملہ سے دائیں کندھے میں گولی کا زخم آیا اور بائیں ہاتھ کا انگوٹھا ٹوٹ گیا۔ ۹ ماہ سرگودھا میں زیر علاج رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہوگئے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ۶ ماہ کی سزا ہوئی جو کہ میانوالی جیل میں کاٹی۔ رہائی کے بعد دوران سفر غلہ منڈی چیچہ وطنی اڈا والی مسجد میں نماز مغرب ادا کی۔ رات کو وہیں قیام کیا۔ صبح کو درس قرآن کے بعد بھائی عطاء محمد مرحوم کے ایماء پر اسی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ ایک سال بعد غلہ منڈی والی مسجد میں چلے گئے۔ اور چالیس سال تک (تادم واپسیں) اسی مسجد میں خدمات انجام دیتے رہے۔ اور عوام الناس کو قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ فرماتے رہے۔ آپ نے شرک و بدعت کے ماحول میں آنکھ کھولی۔ پھر زندگی بھر بدعت و رد رافضیت اور قادیانیت کے خلاف مصروف جہاد رہے۔

اس دوران آپ نے رد رافضیت اور رد قادیانیت پر بہت کام کیا۔ قادیانیت کے ماخذ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت ملکہ عطا فرمایا تھا۔ بلا تکلف مرزا کی عبارات پڑھ دیتے کیونکہ مرزائی کتابوں کے حوالہ جات آپ کو ازبر ہوتے تھے۔ مولانا غلام اللہ خان ہر سال رمضان شریف میں آپ کو بھی رد قادیانیت پر طلباء و علماء کو کورس کروانے کے لئے دعوت دیا کرتے تھے۔ آپ کے نوٹس بہت قیمتی اور مختصر ہوا کرتے تھے۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی" شورش کاشمیری" اور شاہ جی" کے شیدائی تھے۔ رد قادیانیت کا دردان بزرگوں سے ہی آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ بورے والا روڈ پر آپ نے حفظ قرآن کریم کا ایک مدرسہ بھی تعمیر کروایا جہاں بچیوں کو بھی قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

آپ کی عمر تقریباً" ستر سال ہو چکی تھی۔ کمزوری اور نقاہت تھی۔ بظاہر کوئی بیماری نہ تھی۔ دسمبر ۱۹۹۵ء کے ابتدائی عشرہ میں اکثر دوستوں سے ملاقات فرمائی۔ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کو رات نماز عشاء کے بعد آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ نماز فجر کے لئے جگایا تو معلوم ہوا کہ سفر آخرت پر تشریف لے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے بیوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے۔ آپ کے دو صاحبزادے حافظ قرآن ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پاک فوج میں ہونے والی بغاوتوں کے پیچھے

قادیانی سازشیں کارفرما تھیں

بریگیڈیئر(ر) گلزار احمد کا شمار عسکری دانشوروں میں ہوتا ہے جو صاحب سیف بھی ہیں اور صاحب قلم بھی۔ ان کی ولادت یکم جنوری ۱۹۰۹ء کو ضلع چکوال کے ایک گاؤں میں ہوئی۔ والد کی فوجی ملازمت کے باعث ابتدائی تعلیم کراچی میں پائی۔ مڈل کا امتحان سندھ مدرسۃ الاسلام سے پاس کیا۔ گاؤں کے اسکول سے میٹرک کرنے کے بعد ایف اے تک گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم پائی۔ ۱۹۲۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجویشن کی۔ کچھ عرصہ کچہری میں کلرک کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۳۱ء میں فوج میں سپاہی بھرتی ہوگئے۔ تعلیم یافتہ ہونے کے باعث ۱۹۳۲ء میں کمیشن مل گیا۔ اسی سال ڈیرہ دون میں ملٹری اکیڈمی قائم ہوئی۔ گلزار احمد اس کے اولین کیڈٹس میں سے تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران مشرق وسطیٰ اور برما کے محاذوں پر رہے۔ قیام پاکستان کے وقت آپ لیفٹیننٹ کرنل تھے۔ ان کی پلٹن کو کراچی میں قیام پاکستان کی اولین تقریب پرچم کشائی میں سلامی دینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں جنگ کشمیر میں ایک بریگیڈ کی کمان کی۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر رہے۔ سوشل ویلفیئر' امور خارجہ اور اطلاعات کی وزارتوں میں جوائنٹ سیکریٹری کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ ۳۳ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس پیرانہ سالی میں بھی کو ہستانی نمک کا پروردہ یہ مرد رعنا ہر لحہ مصروف کار رہتا ہے۔ پوٹھوہار کی تہذیبی و سماجی زندگی دیر تک بریگیڈیئر گلزار احمد کی خوشبو محسوس کرتی رہے گی۔

معروف عسکری دانشور بریگیڈیئر(ر) گلزار احمد سے خصوصی انٹرویو

س:۔ بریگیڈیئر صاحب! آپ عسکری دانشور کی حیثیت سے منفرد مقام رکھتے ہیں' ملٹری انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر بھی رہے ہیں' کچھ بتائیں گے کہ ہمارے ہاں آئے دن فوج کے اندر سے بغاوتیں کیوں پھوٹتی رہتی ہیں؟

ج:۔ یہ واقعی بڑا اہم مسئلہ ہے اور اس پر ضرور سوچا جانا چاہئے۔ میں حالیہ معاملے کی تفصیل سے واقف نہیں ہوں' لیکن ضیاء الحق مرحوم کے دور تک فوج کے اندر ہونے والی تمام سازشوں یا ناکام بغاوتوں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ تھا۔ یہ بات میں اپنے تجربے' مشاہدے' مطالعے اور براہ راست معلومات کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں۔ آپ خود غور کریں' ہندوستانی اور پاکستانی فوج کا پس منظر ایک ہی ہے۔ دونوں انگریز کی تربیت یافتہ ہیں اور دونوں کو نظم و ضبط کی ایک جیسی روایت ورثے میں ملی ہیں۔ آج تک دونوں فوجوں کی ٹریننگ کا عمومی انداز وہی ہے جو انگریز نے دیا تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ بھارتی فوج میں اس طرح کی سازشیں نہیں ہوتیں لیکن ہمارے ہاں آئے دن یہ مسئلہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب قادیانی فیکٹری ہے۔ قادیانی افسران یا قادیانیت کے زیر اثر افسران نے ہمیشہ سازشوں کے جال پھیلائے اور اس ملک پر قبضہ کرکے ایک قادیانی ریاست بنانے کا منصوبہ بنایا جو اللہ کے فضل و کرم سے آج تک کامیاب نہ ہوسکا۔

س:۔ آپ کچھ وضاحت کریں گے کہ ضیاء الحق دور تک کی فوجی سازشوں میں قادیانی ملوث تھے؟

ج:۔ جناب! اب تو بہت سی باتیں واضح ہوچکی ہیں۔ راولپنڈی سازش کیس ۱۹۵۱ء میں سامنے آیا لیکن اس سے تقریباً دو سال قبل ۱۹۴۹ء کے اوائل میں جنرل نذیر احمد اور اس وقت کے لیفٹیننٹ کرنل عبداللطیف (جو بعد ازاں بریگیڈیئر کی حیثیت میں پنڈی سازش میں ملوث ہوئے۔) ایبٹ آباد میں میری رہائش گاہ پر آئے' میں بریگیڈیئر تھا گویا جنرل نذیر میرا باس تھا اور کرنل لطیف میرا جونیئر تھا۔ انہوں نے رات کا کھانا میرے ساتھ کھایا اور تین گھنٹے تک وہاں ٹھہرے رہے۔ یہ دونوں مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ خان لیاقت علی خان کی حکومت ٹھیک کام نہیں کررہی اس لئے اس کا تختہ الٹ دینا چاہئے۔ وہ فوجی انقلاب بپا کرنا چاہتے تھے۔ میں نے کہا اگر آپ لوگ سیاست کرنا چاہتے ہیں تو وردی اتار دیں یہ حلف سے غداری ہے اور نظم و ضبط کے خلاف ہے۔ اس پر جنرل نذیر نے

کہا "ڈسپلن کے بارے میں تمہارے خیالات بہت فرسودہ ہیں"۔ اور یہی جملہ میری سالانہ خفیہ رپورٹ میں بھی لکھ دیا۔ اس سے قبل میں تحریری طور پر جنرل نذیر احمد کو یہ اطلاع دے چکا تھا کہ میرے پڑوس میں بریگیڈیئر اکبر کے بریگیڈ کے اندر فوجی انقلاب کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں لیکن نہ صرف میری اس اطلاع کو نظر انداز کر دیا گیا بلکہ جنرل نذیر خود سازشیوں کی سرپرستی فرمانے لگے اور دوسروں کو بھی اس میں شرکت پر آمادہ کرنے لگے۔ جنرل نذیر کی اہلیہ قادیانی تھیں۔ اس سازش کا پہلا اجلاس اٹک قلعے میں نذیر احمد کی صدارت ہی میں ہوا تھا۔ دستیاب ہونے والے ریکارڈ کے مطابق نذیر احمد نے ملک کا صدر اور اکبر خان نے کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھالنا تھا۔ دراصل نذیر احمد کا پروگرام یہ تھا کہ صدارت پر قبضہ مستحکم کرنے کے بعد اکبر خان کو چھٹی دے دی جائے گی اور اس کی جگہ اپنے ہم زلف جنرل حمید کو کمانڈر انچیف بنا دیا جائے گا۔ یوں فوج کو قادیانیت کے شکنجے میں جکڑنے کے بعد خلیفہ قادیان کو "امیر المومنین" بنا کر خود وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس کے بعد آپ ۱۹۷۳ء کی سازش کو دیکھ لیجئے۔ اس میں شامل دو تین فسروں کو چھوڑ کر سب کے سب قادیانی تھے۔ اس سازش کے سرغنہ بریگیڈیئر شاہ کا تعلق لاہوری گروپ سے تھا۔ میجر نادر پرویز اور میجر فاروق کے سوا کم و بیش سب کے سب لوگ قادیانی تھے۔ ان میں جنرل اختر ملک کا بیٹا شامل تھا جس نے فوجی عدالت کے سامنے کہا کہ "میں نے جو کچھ کیا اس پر مجھے فخر ہے اور اگر آئندہ موقع ملا تو بھی یہی کروں گا۔" ان سازشیوں میں جنرل اکرم خان کے دو بیٹے بھی شامل تھے۔ آدم خان خود قادیانیت سے انکار کرتا تھا لیکن اس کی بیوی کٹر قادیانی تھی جس کا باپ سکہ بند قادیانیوں میں شمار ہوتا تھا۔ کرنل عطا اللہ قادیانیوں کا معروف مبلغ تھا جس کا بیٹا سازش میں ملوث تھا۔ جنرل عبدالعلی کا داماد اس میں شامل تھا جو قادیانی تھا۔ ۱۹۸۱ء میں جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں تیسری سازش سامنے آئی جس کا سرغنہ جنرل تجمل حسین تھا۔ تجمل حسین کی بیوی بھی قادیانی تھی اور خود تجمل نے بھی نکاح کے وقت قادیانیت قبول کر لی تھی۔ ۱۹۷۳ء ہی کے لگ بھگ قادیانی "خلیفہ" نے اعلان کیا تھا کہ "جب میرے ہاتھ میں عمر کا کوڑا آ گیا تو میں پورے ملک کو راہ راست پر لے آؤں گا۔" ۱۹۵۱ء، ۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۱ء کی تینوں سازشیں قادیانی ذہن کی تراشی ہوئی تھیں جن کا اصل مقصد اپنے "خلیفہ" کے ہاتھ میں طاقت کا کوڑا تھمانا تھا۔

س:۔ کہا جاتا ہے آپ نے خود ایک فوجی انقلاب یا سازش کا پلان قائد اعظم محمد علی جناح کو پیش کیا تھا؟

ج:۔ یہ معروف معنوں میں نہ فوجی انقلاب تھا نہ بغاوت اور نہ سازش۔ سازشوں کے نقشے یوں باضابطہ انداز میں پیش نہیں کئے جاتے۔ یہ ان دنوں کا قصہ ہے جب پاکستان ابھی قائم نہیں ہوا تھا لیکن ہمارے دلوں میں ایک آزاد اسلامی ملک کی تڑپ نے آگ سی بھڑکا دی تھی۔ میں اس وقت لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر فائز تھا اور اپنی پوسٹنگ کے سلسلے میں جی ایچ کیو (دلی) آیا ہوا تھا۔ میں نے کئی روز پہلے ایک پلان بنایا تھا کہ کس طرح پاکستانی فوجی ایک ہی دن میں ہندوستان بھر کی چھاؤنیوں پر قبضہ کر سکتے ہیں اور یوں پورا ہندوستان ایک بار پھر مسلمانوں کے زیر حکومت آ سکتا ہے۔ میں نے اپنا یہ پلان سردار عبدالرب نشتر تک پہنچایا۔ نشتر صاحب نے اپنے ریمارکس کے ساتھ یہ پلان نواب زادہ لیاقت علی خان تک پہنچایا۔ نواب زادہ صاحب اسے قائد اعظم تک لے گئے۔ ایک دن میں اور کچھ دوسرے ساتھی سردار عبدالرب نشتر کے ہاں کھانا کھا رہے تھے کہ پیغام ملا "کرنل گلزار کو قائد اعظم بلا رہے ہیں۔" میری تو ٹانگیں کانپنے لگیں، میں نے ایئر کموڈور جنجوعہ کو ساتھ لیا جو اس وقت غالباً "ونگ کمانڈر تھے، ہم دونوں قائد اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے، قائد کے کہنے پر میں نے اپنی اسکیم کی وضاحت کی۔ اس پر انہوں نے سوال کیا......

WHAT WILL BE OUR JOB

(ہمارا کام کیا ہوگا؟)

میں نے کہا.... "سر آپ مسلم لیگ کے سربراہ ہیں، آپ ہی ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں کہ کون کون سے مسلمان افسر ہماری مدد کر سکتے ہیں۔" قائد اعظم بولے

WILL IT BE ABOVE BOARD OR UNDER HAND

(کیا یہ پلان واضح اور کھلا ہوگا یا خفیہ؟)

میں نے کہا "سر اسے تو بہرحال خفیہ ہی ہونا ہے۔"

اس پر قائد اعظم اپنی گونج دار آواز میں بولے... "نوجوان! کیا تم جانتے ہو خفیہ اور پس پردہ کی کارروائیاں آبرومندانہ نہیں ہوتیں اور جو کام آبرومندانہ نہیں ہوتے وہ اسلامی نہیں ہو سکتے، میں اپنی مسلم قوم کے لئے کسی ایسی بات کو پسند نہیں کر سکتا جو غیر آبرومندانہ اور غیر اسلامی ہو۔" میں گھبرا گیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ قائد اعظم گرجے SIT DOWN میں بیٹھ گیا۔ وہ کہنے لگے تم جانتے ہو اسلام کیا ہے؟ "میں حیران پریشان، گم سم ان کا منہ دیکھنے لگا۔ وہ بولے: "دیکھو جوان! اسلام میں مقاصد اور انہیں حاصل کرنے کے ذرائع دونوں اہم ہیں۔ عیسائیت میں صرف مقاصد پر نظر رکھی جاتی ہے۔" قائد اعظم کے یہ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، یہ اتنا بڑا سبق تھا کہ زندگی کے ہر موڑ پر مجھے یاد رہا، میں نے ہمیشہ کے لئے یہ بات پلے باندھ لی کہ اسلام میں منافقت نہیں چل سکتی۔

س:۔ فوج میں ہونے والی حالیہ سازش کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج:۔ جب معاملہ کھلی عدالت میں آئے گا تو سب کچھ واضح ہو جائے گا لیکن میری ذاتی رائے

یہ ہے کہ جو کچھ ہوا برا ہوا' مجبوری کیسی ہی کیوں نہ ہو ڈسپلن کو توڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حکومت نے جو کہانی بیان کی ہے وہ عام آدمی کے لئے بھی ناقابل یقین ہے اور فوجی معاملات سے آگاہی رکھنے والا کوئی شخص تو اسے مان ہی نہیں سکتا۔ یہ کہانی تو محض ایک مذاق ہے۔ جب تک فوج کا مقامی کمانڈر ساتھ نہ ہو اس طرح کی کوئی سازش تیار ہی نہیں کی جاسکتی' عملی جامہ پہنانا تو بہت دور کی بات ہے۔ ممکن ہے آپ کور کمانڈر کانفرنس کو بھی اڑادیں لیکن اس کے بعد کیا ہوگا؟ کون آپ کو "امیر المومنین" تسلیم کرے گا؟ حکومت یا جی ایچ کیو کو پتہ تھا کہ اسلحہ لایا جارہا ہے۔ اس اسلحہ کو چیک پوسٹ پر پکڑنے اور ہیلی کے لئے فوجی گاڑیوں کو مشکوک بنادینے کے بجائے بہتر ہوتا کہ ان فوجی افسروں کو سمجھایا جاتا کہ برخوردار یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ انہیں ایسا کرتے رہنے کی اجازت ہی کیوں دی گئی؟

س:۔ لیکن حکومت کا کہنا یہ ہے کہ اس معاملے کا کشمیر سے کوئی تعلق نہیں' یہ لوگ تو صدر' وزیراعظم اور آرمی کی قیادت کو قتل کرکے "خود ساختہ شریعت" لانا چاہتے تھے؟

ج:۔ یہ تو انتہائی مضحکہ خیز بات ہے۔ فوجی افسروں کو حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں یا کسی اور کو اڑانے کے لئے اسلحہ کی کھیپ کہیں اور سے لانے کی کیا ضرورت تھی؟ اتنا اسلحہ تو ہر فوجی کی دسترس میں ہوتا ہے' کیا وہ اپنے ہتھیار استعمال نہیں کرسکتے تھے۔ اگر یہ اسٹاف افسر تھے تو کس کے سر پر اتنا بڑا معرکہ مارنے چلے تھے۔ اسٹاف افسروں کی کمان کے نیچے بھی تو کوئی چار سپاہی ہونے چاہئیں نا' آخر وہ کس بل بوتے پر انقلاب لانے چلے تھے۔ یہ بے ربط اور طفلانہ باتیں ہیں۔ میں بہت سے دلائل دے سکتا ہوں لیکن "اکوائری" پر اثر انداز نہیں ہونا چاہتا۔

س:۔ یہ "بنیاد پرستی" کا شاخسانہ تو نہیں؟

ج:۔ میں باہر بیٹھا ہوں اور بڑی حد تک گوشہ نشین ہوں لیکن "فنڈا منٹلسٹ" کے طور پر مشہور ہوں۔ ہوسکتا ہے مجھے بھی اس سازش میں ملوث کرکے قید کردیا جائے' تاہم حسن اتفاق سے میرا ان زیر حراست افسروں میں سے کسی ایک سے بھی رابطہ یا میل ملاقات نہ تھا' میں اپنی "بنیاد پرستی" کا کھلا اور واضح اعتراف کرتا ہوں' مجھے اپنے فنڈامنٹلسٹ ہونے پر فخر ہے۔ میں ایک سہ ماہی پرچہ نکال رہا ہوں جس کا نام ہی "فنڈامنٹلسٹ" ہے لیکن فنڈامنٹلزم کو غلط معنی پہنائے جارہے ہیں۔ اسلام تو امن اور سلامتی کا دین ہے' محبت اور صلح و آشتی کا دین ہے۔ اگر لوگ اسلام کی بنیاد پرستی کو سمجھ لیں تو ساری دنیا اس طرف کھنچی چلی آئے۔

س:۔ حالیہ واقعے کو جو رنگ دیا جارہا ہے اس سے فوج کے اندر نظریاتی کشمکش کا کس قدر اندیشہ ہے؟

ج:۔ جی نہیں.... ایسی کوئی بات نہیں' پاکستان کی فوج بنیاد پرست ہے اور بنیاد پرست رہے گی۔ بنیاد پرستی ہی اس فوج کی اصل قوت ہے جس روز آپ نے کسی کے پریشر میں آکر فوج سے بنیاد پرستی کا اثاثہ چھیننے کی کوشش کی اس دن آپ کی فوج لڑنے کے قابل نہیں رہے گی۔ پاکستانی فوج کے ہر سپاہی کا اصل ہتھیار جہاد کی روح ہے جو اسلام دیتا ہے۔ یہ روح چھین لینا سپاہی کو غیر مسلح کردیتا ہے۔ آپ کا دشمن آپ سے کئی گنا بڑا ہے۔ ہندوستان آج تک ہمیں مٹا نہیں سکا تو اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف یہ کہ اس کی فوج مختلف مذہبوں' صوبوں' قبیلوں' ذاتوں اور نسلوں کے اندر بکھری ہوئی فوج ہے جس کے پاس کوئی نظریاتی کھونٹا نہیں۔ یہ فوج اسلام جیسے لازوال نظریئے کی بنیاد پر متحد و منظم فوج کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اسی لئے زمینی فوج کی

چار گنا' فضائیہ کی چھ گنا اور بحریہ کی آٹھ گنا برتری کے باوجود بھارت پاکستان کو سر نہیں کرسکا۔ جس دن آپ بنیاد پرستی کی روح نکال لیں گے' آپ کا دفاع ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ جائے گا۔

س:۔ بریگیڈیئر صاحب ۱۹۴۸ء میں آپ کشمیر میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ پاک فوج کے بڑھتے ہوئے قدموں میں زنجیریں کس نے ڈال دی تھیں؟

ج:۔ یہ ایک افسوسناک کہانی ہے۔ کشمیر میں میرے بریگیڈ کے علاوہ اور دو بریگیڈ بھی تھے' ایک بریگیڈ آدم خان کی کمان میں اور دوسرا بریگیڈ اکبر خان کی کمان میں۔ بلاشبہ ہماری پوزیشن نہایت ہی اچھی تھی۔ میں نے بھارت کی کم از کم بارہ پلٹنوں پر گھیرا ڈالنے کا پلان بنا رکھا تھا۔ ان کے پیچھے پہاڑ تھے اور ان کا سپلائی نظام بھی بہت ناقص تھا۔ وہ گھیرے میں آجاتے تو سارا قصہ ہی پاک ہوجاتا۔ لیکن فیصلہ میں نے یا دوسرے کمانڈروں نے نہیں سیاست دانوں نے کرنا تھا۔ سیاسی افراد کو فوج کے عزائم اور حکمت عملی کی شاید پرواہ نہ تھی۔ ادھر پورا جی ایچ کیو انگریزوں سے بھرا ہوا تھا یہاں تک کہ کمانڈر انچیف بھی انگریز تھا۔ ہمارے ۷۰ فیصد سینئر افسروں نے جنگ دیکھی ہی نہ تھی۔ انہوں نے سارا عرصہ ہندوستان میں بیٹھ کر گزار دیا تھا۔ محاذ کا کوئی تجربہ نہ تھا لیکن وہ نوکری میں سینئر تھے اور پروموشن لیتے رہے۔ ہمارے ہاں فوج کے اندر بھی احتساب کی روایت نہ بن سکی۔ اعظم خان کو میجر بناتے وقت یہ لکھا گیا کہ "ناٹ فار کمانڈ" (NOT FOR COMMAND) لیکن وہ لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے تک پہنچ گیا۔ اس شخص نے بریگیڈیئر کی حیثیت سے ایک گولی چلائے بغیر پوری سندر ویلی ہندوستان کے حوالے کردی۔ اس وقت کے ایک انگریز جرنیل

؛ کہا تھا "اعظم اگر میں پاکستانی ہوتا تو تمہیں ...لیوں سے بھون ڈالتا"۔ ۱۹۴۸ء میں جن ...وں کو فیصلے کرنے کا اختیار تھا۔ انہوں نے ...ست فیصلہ نہ کیا' ملکی مفاد کے خلاف فیصلے ...رئے۔ ان میں سیاستدان اور فوجی قیادت دونوں ...ی ملوث تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ جنگ بندی کا ...شورہ جنرل گریسی نے دیا اور وزیراعظم لیاقت ...ی خان نے یہ مشورہ قبول کرلیا۔

س:۔ کشمیر میں لڑنے والے کمانڈروں سے تو ...ات ہوئی ہوگی؟

ج:۔ جی نہیں' کسی سے کوئی بات نہیں ہوئی' جیسا کہ میں نے بتایا' تین بریگیڈ وہاں موجود تھے۔ دائیں طرف بریگیڈیئر آدم خان کا بریگیڈ تھا' وہ زبردست لڑاکا افسر تھا جس کے پاس ملٹری کراس کا اعزاز بھی تھا۔ درمیان میں مرکزی سڑک چکوٹھی روڈ پر بریگیڈیئر اکبر خان کا بریگیڈ تھا میں بائیں طرف تھا۔ میں دونوں سے جونیئر تھا لیکن آدم خان اور اکبر خان کو بھی جنگ بندی کی کوئی بھنک نہ پڑنے دی گئی اور فیصلہ سنادیا گیا۔ آپ آزاد کشمیر کے موجودہ وزیراعظم سردار عبدالقیوم خان سے پوچھ لیجئے کہ ان تینوں بریگیڈوں کا جذبہ کیا تھا؟ وہ لڑنے کے لئے تیار تھے یا نہیں؟ ہمارے تو پلان تھے کہ سردیوں میں فیصلہ کن کارروائی کریں گے لیکن یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو اچانک پیغام ملا کہ جنگ بند کردو۔ ہمارے کمانڈر جنرل نذیر کو حکم ملا کہ بڑی سڑک پر جاکر ہندوستانی کمانڈر سے ملاقات کرو۔ ہمیں کہا گیا کہ اپنے اپنے سامنے کے بھارتی بریگیڈ کمانڈر سے گلے ملو' آدھی صدی گزر جانے کو ہے اور پوری قوم ایک غلط فیصلے کی سزا بھگت رہی ہے۔

س:۔ آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کی تاریخ بھی قلم بند کی ہے' کیا یہ جنگ بندی بھی اسی نوعیت کی تھی؟

ج:۔ جی نہیں' اگر ۱۹۴۹ء میں جنگ بند کرنا ایک سازش تھی تو ۱۹۶۵ء کی جنگ بھڑکانا بھی ایک سازش ہی تھی۔ آپ ذرا تاریخ پر نظر ڈالئے' نہرو نے دسمبر ۱۹۶۲ء میں چین پر چڑھائی کردی اور منہ کی کھائی۔ ایک ہفتے کے اندر اندر بارہ امریکی جرنیل دہلی آبیٹھے۔ فروری ۱۹۶۳ء میں ہمیں امریکہ سے ملنے والی امداد بند کردی گئی' امریکیوں کے مشورے پر ہی بھارت نے رن آف کچھ میں ٹرائیل میچ کیا۔ اس میچ کے بعد امریکیوں نے بھارت کو پاکستان پر چڑھ دوڑنے کے لئے گرین سگنل دے دیا' تب اس وقت کے بھارتی وزیراعظم نے اعلان کیا تھا کہ "ہم اپنی مرضی کا محاذ کھولیں گے۔" جس شخص نے کشمیر کے اندر غیر تربیت یافتہ افراد بھیج کر بھارتی وزیراعظم کو اپنی مرضی کا محاذ کھولنے کا موقع دیا وہ یقیناً" بھارتی وزیراعظم سے ملا ہوا تھا' معاملہ دو جمع دو چار کی طرح واضح اور صاف ہے۔ اس وقت ایک کشمیر کونسل بھی قائم تھی۔ اس اہم ترین کمیٹی کے ارکان میں سے چھ ارکان کٹر قادیانی تھے۔ اس کی تصدیق جنرل موسیٰ خان نے اپنی کتاب MY VERSION میں بھی کی ہے۔ انہی کے مشورے پر "آپریشن جبرالٹر" تیار کیا گیا تاکہ پاکستان بھارت سے شکست کھاکر اپنا وجود کھو بیٹھے' تمام قادیانی "قادیان" جابسیں اور یوں مرزا بشیر الدین محمود کی پیش گوئی پوری ہوجائے۔ جب میں ۱۹۶۵ء کی تاریخ لکھ رہا تھا تو کمانڈر انچیف موسیٰ خان نے مجھے ایک انتہائی اہم فائل دکھائی جس میں معروف قادیانی جنرل اختر ملک نے "آپریشن جبرالٹر" کا خاکہ پیش کیا تھا۔ اس پر جنرل موسیٰ خان نے اپنے ریمارکس دیتے ہوئے لکھا کہ "اگر ہم پانچ ہزار آدمی کشمیر بھیجتے ہیں تو بھارت واہگہ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرے گا اور پاکستان کے دفاع کے لئے مجھے دو مزید انفنٹری ڈویژن کھڑے کرنے پڑیں گے۔" یہ فائل وزیر خزانہ شعیب کے پاس گئی تو اس نے لکھا NO FUNDS اس کے ساتھ ہی اس نے لکھ دیا "مزید کارروائی نہ کی جائے" (NO FURTHER ACTION) یہ فائل ان ریمارکس کے ساتھ کمانڈر انچیف کے پاس آگئی۔ ادھر سازشی اپنا کام کئے جارہے تھے۔ ایک رات امریکی سفیر' جنرل اختر ملک اور ذوالفقار علی بھٹو تینوں مری میں اکٹھے ہوئے' وہاں تینوں پیتے پلاتے رہے' اس وقت امریکی سفیر نے کہا" دنیا آپ کی مدد کو صرف اسی وقت آسکتی ہے جب کشمیر کے اندر کوئی ہلچل ہوگی۔" یہ جملہ سازش کا پہلا نکتہ تھا۔ بھٹو اور قادیانی عناصر اس کھیل کو آگے بڑھاتے رہے۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ خان آپریشن کی مخالفت کررہا ہے تو یہ براہ راست صدر ایوب خان کے پاس پہنچے اور اسے قائل کرنے لگے۔ قادیانی کشمیر سیل' قادیانی جنرل اختر ملک اور بھٹو نے ایوب خان کو قائل کرلیا۔ ایوب نے وہ فائل موسیٰ خان سے منگوائی اور آپریشن کی اجازت دیتے ہوئے لکھا GO AHEAD

ان لوگوں نے وہ صورت حال پیدا کردی جو بھارت اور امریکہ چاہتے تھے۔ پانچ ہزار غیر تربیت یافتہ افراد مقبوضہ کشمیر کے اندر دھکیل دیئے گئے' وہ جس انجام سے دوچار ہوئے ... الگ کہانی ہے لیکن بھارت کو پاکستان پر حملہ کرنے کا جواز ضرور مل گیا۔

س:۔ موسیٰ خان نے کوئی احتجاج نہیں کیا؟

ج:۔ موسیٰ خان تو روکتا رہا۔ ایوب خان بھی اس پر آمادہ نہ تھا لیکن سازشی عناصر کامیاب ہوگئے۔ میرے خیال میں جنرل موسیٰ کو استعفیٰ دے دینا چاہئے تھا۔ جب بھی کوئی شخص کسی ادارے کے بلند ترین منصب تک پہنچ جاتا ہے اور حکومت سے اسے پالیسی اختلاف ہوجاتا ہے

تو اسے مستعفی ہوجانا چاہئے۔ عزت دار طریقہ یہی ہے۔ یہ اصول بننا چاہئے کہ ایسے فرد کی پنشن نہ کاٹی جائے اور اسے تمام مراعات دی جائیں۔ اصول پرست آدمی کی تو زیادہ عزت افزائی ہونی چاہئے۔ ایسے نہ ہو جیسے آج کل بعض ججوں کی پنشن روک لی گئی ہے۔ ایسی کمینگی کی باتیں حکومت کی سطح پر نہیں ہونی چاہئیں۔ نہ موسیٰ خان نے اپنا استعفیٰ دیا نہ کسی اور نے، الٹا یہ روایت چل نکلی کہ اگر حکومت سے اختلاف ہوا تو ٹیک اوور کرلیا یا حکومت کو گھر بھیج دیا اور اس کی جگہ کسی اور کو بٹھادیا۔ آج کے حالات میں اگر ہمارے چیف آف دی آرمی اسٹاف مطمئن ہیں کہ حکومت کی پالیسیاں ٹھیک ہیں اور وہ صحیح سمت میں آگے بڑھ رہی ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ حکومتی پالیسیوں سے متفق نہیں تو انہیں باعزت طریقے سے مستعفی ہوجانا چاہئے۔

س:- موجودہ حالات میں کشمیر کی صورت حال کسی نئی جنگ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے؟

ج:- نہیں، اس لئے کہ اس وقت کشمیر کے لئے جو منصوبے بنائے جارہے ہیں اور جن پر بھارت اور پاکستان کو آمادہ کیا جارہا ہے وہ کسی فیصلہ کن موڑ تک نہیں پہنچے۔ دونوں ملکوں کی حکومتیں اپنے عوام سے بالا بالا بات چیت کررہی ہیں۔ یو این او یا یو ایس اے جو رول کشمیر کو دینا چاہتے ہے وہ نہ بھارت قبول کرپایا ہے اور نہ پاکستان کرسکتا ہے۔ کشمیریوں کے پاس لٹانے کے لئے صرف زندگیاں ہی رہ گئی ہیں جو وہ نچھاور کررہے ہیں۔ کشمیری جوانوں کو صرف جہاد ہی میں اپنی بقا نظر آتی ہے۔ پانچ سالوں کی بے مثال قربانیوں کے بعد کشمیریوں کی آزادی نوشتہ دیوار بن چکی ہے۔ پاکستان جہاد کا واحد راستہ بنانے پر آمادہ نہیں۔ یہاں تک کہ پہلے جو راستے بھارت نے بند کر رکھے تھے اب خود پاکستان نے بند کر رکھے ہیں۔ آمد و رفت معطل ہے، اتنی سختی سے ناکہ بندی کی گئی ہے کہ ایک گولی تک کشمیری مجاہدین کو نہیں پہنچ رہی لیکن جہاد پھر بھی جاری ہے۔ مجاہدین بھارتی فوجیوں سے اسلحہ خرید کر یا چھین کر لڑ رہے ہیں۔

س:- بریگیڈیئر صاحب! آج کے پاکستان کا چہرہ وہی ہے جس کے خدوخال آپ نے قیام پاکستان سے قبل اپنی چشم تصور سے دیکھے تھے؟

ج:- ہرگز نہیں۔ یہ چہرہ اس تصور سے بہت مختلف ہے۔ شاید ہم سے بنیادی غلطی یہ ہوئی کہ ہم نے بلا سوچے سمجھے مغرب کے جمہوری نظام کو اپنالیا۔ اس نظام پر نظر رکھنے والا اور اسے اپنی مخصوص ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت رکھنے والا صرف ایک ہی شخص تھا اور وہ تھے قائداعظم۔ ان کے بعد ہم اس نام نہاد جمہوری نظام کے عشق میں بہت کچھ گنوا بیٹھے اور مسلسل اپنی اصل سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ اسلام حق گوئی اور صداقت کا درس دیتا ہے۔ ہمارے ہاں چالیس، پچاس کے لگ بھگ سیاسی جماعتیں ایک جیسے منشور رکھتی ہیں۔ اختلاف صرف شخصیات کی بنیاد پر ہے۔ اس شخصیت پرستی نے ہمارے نظام کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں، اصول پرستی ختم ہوگئی، اسمبلیوں کے ارکان کھلے بندوں بکتے اور خریدے جاتے ہیں۔ عالم اسلام مجموعی طور پر زوال اور پستی کا شکار ہے۔ برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اٹلی کے سامراج تلے غلامی کی زندگی گزارنے والے ممالک آزاد تو ہوگئے لیکن آج تک ان ممالک کے حکمران وہی لوگ ہیں جنہیں سامراج کی معنوی اولاد کہا جاسکتا ہے۔ یہ آج بھی اپنی چھٹیاں یورپ میں گزارتے ہیں اور اپنی جمع پونجی وہاں کے بینکوں میں رکھتے ہیں۔ آپ مراکش سے انڈونیشیا تک نظر ڈال لیجئے، قریب قریب یہی صورت حال نظر آئے گی۔ پاکستان تو ابھی تک مکمل آزادی کو ترس رہا ہے۔ ہماری معیشت کی شہ رگ بھی مغرب کے پنجے میں ہے۔ ورلڈ بینک کچھ کہتا ہے، آئی ایم ایف کچھ کہتا ہے اور ایشیا بینک کچھ کہتا ہے۔ جب تک ہمارے اندر اتنی جرات و ہمت پیدا نہیں ہوجاتی کہ ہم ان زنجیروں کو کاٹ سکیں، اس وقت تک ہم اپنی مرضی کا نظام نہیں لاسکتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دل سے مسلمان ہوجائیں۔ ہمارے رہنما اسلام کو ایک متحرک اور قابل عمل نظام کے طور پر قبول کرلیں اور مغربی جمہوریت کے طلسم سے آزاد ہوجائیں۔

س:- لیکن ہماری دینی جماعتوں نے بھی تو اسلامی نظام کا کوئی واضح اور جامع خاکہ پیش نہیں کیا؟

ج:- ہمارے ہاں دینی نہیں، فقہی اور مسلکی جماعتیں ہیں۔ کوئی اہل حدیث ہے، کوئی بریلوی ہے کوئی دیو بندی ہے اور کوئی جعفری ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے مدرسے میں چلے جائیں۔ آپ کو دین اسلام کی نہیں، مخصوص مسلک اور مخصوص فقہ کی تعلیم ملے گی۔ یہ لوگ رسول پاک ﷺ کے بعد آنے والی شخصیات سے چمٹے ہوئے ہیں اور اپنے پیشواؤں سے دائیں بائیں ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔

س:- ملک کے موجودہ ابتر حالات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج:- حکمرانوں کو میرا مشورہ یہی ہے کہ اگر وہ اس ڈگر پر چلتے رہے تو ان کی سیاست کا باب ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گا۔ اگر اس وقت حکومت نئے انتخابات کرانے پر تیار ہوجاتی ہے تو شاید ۵ سال بعد اس کی پھر باری آجائے لیکن اگر دو سال مزید حالات کو خراب کرتے رہے، اسی طرح نواز شریف کے کاموں میں کیڑے نکالتے اور پھر انہی کو جاری کرتے رہے، اسی

بقیہ: ص ۱۹ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

قبول اسلام

راولپنڈی (نمائندہ ختم نبوت) ملک طلعت ظہور نے گزشتہ دنوں میں مرزائیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے دوالمیال ضلع چکوال کے تین دن کے دورہ سے واپسی پر ختم نبوت کے کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ملک طلعت ظہور نے گزشتہ دنوں سید لال شاہ دوالمیال کے خطیب سید منیر حسین شاہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے مکمل بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا ہوں آپ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر موجود ہیں قیامت کے قریب ان کا نزول ہوگا مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے جھوٹے ہیں ملک طلعت ظہور کے اسلام قبول کرنے پر علاقہ میں خوشی منائی گئی اور سید حبیب الرحمٰن شاہ صاحب نے ان کی استقامت کی دعا کی۔

قادیانیت کے خاتمے تک ہمارا جہاد جاری رہے گا۔ مولانا نذر عثمانی

حیدر آباد (نمائندہ ختم نبوت) دشمن اسلام قادیانی فتنہ کے خاتمے تک ہمارا جہاد جاری رہے گا دنیا کے کسی بھی کونے میں ان کی ارتدادی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جامع مسجد حاجی شوکت والی بھٹائی کالونی میں ایک اجتماع سے مولانا نذر عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضور ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گی کوٹری سائٹ ایریا میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے ورنہ دشمنان اسلام مرزا قادیانی کی ذریت کو مسلمان قوت بازو سے خود ٹھیک ہونے پر مجبور ہوں گے کوٹری سائٹ ایریا ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے رہنما حاجی محمد زمان خان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمان مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد پر لعنت بھیجتے ہیں اور کوئی بھی مسلمان حضور ﷺ کے بعد کسی بھی صورت میں مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو تسلیم نہیں کرسکتا انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم اسلاف کے اس مشن کو تازندگی ادا کرتے رہیں گے۔

○

قارئین سے ایک ضروری گزارش

روز افزوں مہنگائی، خصوصاً اخبار کی اشاعت میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ اور افرادی قوت کی تنخواہوں اور مراعات میں ناگزیر اضافہ کے سبب، رسالہ کی اشاعت پر اٹھنے والے اخراجات ہماری حد استطاعت سے باہر ہوگئے ہیں رسالہ کی اشاعت کو جاری اور اس کے وجود کو قائم رکھنے کے لئے اب اس کے سوا کوئی اور چارہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ، رسالہ کی قیمت میں مناسب اضافہ کردیا جائے۔ واضح رہے، ملک بھر کے تمام اخبارات و جرائد کی قیمتوں میں کئی ماہ پہلے ہی اضافہ ہوچکا ہے، تاہم "ختم نبوت" کی انتظامیہ نے حتی الوسع کوشش کی کہ، اضافی قیمت کا بار قارئین پر نہ ڈالا جائے مگر ہمارے لئے اب اخراجات کا یہ بوجھ سہارنا ممکن نہیں رہا۔ اس لئے رسالہ کی قیمت میں اس امید پر اضافہ کیا جارہا ہے کہ قارئین اسے رد قادیانیت کے مشن میں ایک قربانی کے طور پر قبول فرمائیں گے۔ اور ان کا تعاون ہمیں حسب سابق حاصل رہے گا۔ شمارہ ۳۸ سے رسالہ کی قیمت ۳ روپے سے بڑھاکر ۵ روپے کی جارہی ہے۔ جو اپنی لاگت کے مقابلہ میں اب بھی خاصی کم ہے۔

(مدیر منتظم)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

سحری وافطار

سحری کھانا مستحب ہے اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہوجائے گا

س..... سوال یہ ہے کہ کیا روزے رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ روزہ کی نیت بھی بتلا دیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔

ج..... روزہ کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعث برکت ہے اور اس سے روزہ میں قوت رہتی ہے۔ اور سحری کھاکر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

"وبصوم غد نویت من شہر رمضان" لیکن اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تب بھی روزے کی دل سے نیت کرلینا کافی ہے۔

اگر آپ نے صبح صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا پیا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزہ کی نیت کرلی تو آپ کا روزہ صحیح ہے قضا کی ضرورت نہیں۔

سحری میں دیر اور افطار میں جلدی کرنے چاہئے

س..... ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں اور افطار کے وقت دیر سے افطار کرتے ہیں۔ کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج..... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت خیر پر رہے گی' جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(مسند احمد ص ۱۷۲ ج ۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے"۔

(صحیح بخاری و مسلم مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔

(ترمذی' مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں"۔

(ابو داؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

صبح صادق کے بعد کھاپی لیا تو روزہ نہیں ہوگا

س..... روزہ کتنے وقت کے لئے ہوتا ہے کیا صبح صادق کے بعد کھاسکتے ہیں؟

ج..... روزہ صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے۔ پس صبح صادق سے پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

سحری کے وقت نہ اٹھ سکے تو کیا کرے

س..... اگر کوئی سحری کے لئے نہ اٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج ــــ بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرلے۔

سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہوگیا۔ اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں

س..... ایک شخص نے روزے کی نیت کی اور سوگیا۔ مگر سحری کے وقت نہ اٹھ سکا تو کیا صبح کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

ج ــــ جب اس نے رات کو سونے سے پہلے روزے کی نیت کرلی تھی تو صبح صادق کے بعد اس کا روزہ (سونے کی حالت میں) شروع ہوگیا۔ اور روزہ شروع ہونے کے بعد اس کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ کیونکہ روزہ رکھنے کا فیصلہ تو وہ کرچکا ہے۔ اور اس کے اسی فیصلہ پر روزہ شروع بھی ہوچکا ہے۔ اب روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو توڑنے کا اختیار نہیں۔ اگر رمضان کا روزہ توڑے گا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

رات کو روزے کی نیت کرنے والا سحری نہ کھاسکا تو بھی روزہ ہوجائے گا

س..... کوئی شخص اگر رات ہی کو روزے کی نیت کرکے سوجائے کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ سحری کے وقت اس کی آنکھ نہیں کھلے گی تو کیا اس کا روزہ ہوجائے گا؟

ج..... ہوجائے گا۔

س..... اور اگر اتفاق سے اس کی آنکھ کھل جائے تو کیا وہ نئے سرے سے سحری کھاکے نیت کرسکتا ہے؟

ج..... کرسکتا ہے۔

کیا نفل روزہ رکھنے والے اذان تک سحری کھاسکتے ہیں

س..... نفلی روزے جب رکھتے ہیں تو فجر کی اذان کے وقت (یعنی جب فجر کی نماز ہوتی ہے) روزہ بند کردیتے ہیں جبکہ روزہ اذان سے دس یا پندرہ منٹ پہلے بند کردینا چاہئے۔ جو مسلمان بھائی اذان کے وقت روزہ بند کرتے ہیں تو کیا ان کا روزہ ہوگا یا نہیں؟

ج..... اگر صبح صادق ہوجانے کے بعد کھایا پیا تو روزہ نہ ہوگا خواہ اذان ہوچکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور اذانیں عموماً صبح صادق کے بعد ہوتی ہیں۔ اس لئے اذان کے وقت کھانے پینے والوں کا روزہ نہیں ہوگا۔ عموماً مسجدوں میں اوقات کے نقشے لگے ہوتے ہیں ابتدائے فجر کا وقت دیکھ کر اس سے چار پانچ منٹ پہلے سحری کھانا بند کردیا جائے۔

اذان کے وقت سحری کھانا پینا

س..... اگر کوئی آدمی صبح کی اذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

ج..... اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبح صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا' بغیر کچھ کھائے پئے روزے کی نیت کرے۔ ہاں اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دوسری بات ہے۔

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر

س..... رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک؟

ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں' کیا ان کا یہ طرز عمل صحیح ہے؟

ج..... سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے۔ سائرن' اذان اس کے لئے ایک علامت ہیں۔ آپ گھڑی دیکھ لیں اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہوگیا۔ اب کچھ کھا پی نہیں سکتے۔

سائرن بجتے وقت پانی پینا

س..... ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہوجاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں جیسے ہی سائرن بجتا ہے ایک گلاس پانی پی کر روزہ بند کرلیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہوچکا ہے۔

ج..... سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے اس لئے اس دوران پانی پیا جاسکتا ہے بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔

سحری کا وقت ختم ہونے کے دس منٹ بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا

س..... کراچی میں سحری کا آخری وقت تقریباً سوا چار بجے ہے لیکن اگر ہم کسی وقت دس منٹ بعد (چار بج کر ۲۵ منٹ تک) سحری کرتے رہیں تو کیا اس سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔ یا نہیں۔

ج..... نقشوں میں صبح صادق کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس سے دو چار منٹ پہلے کھانا پینا بند کردینا چاہئے ایک دو منٹ آگے پیچھے ہوجائے تو روزہ ہوجائے گا لیکن دس منٹ بعد کھانے کی صورت میں روزہ نہیں ہوگا۔

روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں

س..... میں نے یکم رمضان کو (پہلا) روزہ رکھا تھا اور کیونکہ سحری میں' میں نے صرف اور صرف دو گلاس پانی پیا تھا جس کی وجہ سے مجھے روزہ بہت لگ رہا تھا۔ افطار کے وقت میں نے جلدی میں بغیر نیت کے کھجور منہ میں رکھ لی لیکن اسے دانتوں سے چبایا نہیں تھا کہ اچانک مجھے یاد آگیا کہ میں نے نیت نہیں کی ہے اس لئے میں نے کھجور کو منہ میں رکھے ہی رکھے نیت کی اور روزہ افطار کیا تو آیا میرا روزہ اس صورت میں ہوگیا یا مکروہ ہوگیا۔

ج..... روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں غالباً "افطار کی نیت" سے آپ کی مراد وہ دعا ہے جو روزہ کھولتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ افطار کے وقت کی دعا مستحب ہے' شرط نہیں' اگر دعا نہ کی اور روزہ کھول لیا تو روزہ بغیر کراہت کے صحیح ہے' البتہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے' اس لئے دعا کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے۔ بلکہ افطار سے چند منٹ پہلے خوب توجہ کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

روزہ دار کی سحری و افطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے

س..... میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ افطار کیا حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ افطار کرلیا؟ روزہ کا افطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہوگی؟

ج..... اصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا۔ اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

ریڈیو کی اذان پر روزہ افطار کرنا درست ہے

س..... ہمارے گھروں کے قریب کوئی مسجد نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ اذان آسانی سے نہیں سن سکتے تو رمضان شریف میں ہم لوگ افطار ریڈیو کی اذان سے کرلیں' جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریڈیو والے اعلان کرتے ہیں' "کراچی اور اس کے مضافات میں افطار کا وقت ہوا چاہتا ہے"۔ تاہم بھی

بقیہ: ص ۱۹ پر

زکوٰۃ: اسلام کا ایک بنیادی رکن

مولانا محمد فیاض خان سواتی

فرضیت واہمیت

عبادات میں جس طرح اسلام کے دیگر ارکان نماز' روزہ' حج وغیرہ نہایت اہمیت کے حامل ہیں' اسی طرح زکوٰۃ بھی اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے۔ اس سے انسان کے اندر سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے' ہمدردی اور اخوت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے' حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مال کی تطہیر بھی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے واتوا الزکوٰۃ سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور عدم ادائیگی پر وعید سنائی ہے۔ اسی طرح آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے اپنے اقوال وافعال سے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اس کے لئے اصول وضوابط مقرر فرمائے ہیں۔

تاریخی حیثیت

یہ ایک ایسا مالی فریضہ ہے جو سابقہ تمام انبیاءؑ کی شریعتوں میں بھی ایک دینی فریضہ اور عبادت کی حیثیت سے شامل رہا ہے' اگرچہ اس کا نصاب اور مصرف وغیرہ کے قوانین مختلف رہے ہیں۔ اسی طرح امت محمدیہ ﷺ پر بھی مکہ مکرمہ میں ہی نماز کی فرضیت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم ہوا جیسا کہ مکی سورتوں میں جہاں اقاموا الصلوٰۃ کا حکم ہے' وہیں واتوا الزکوٰۃ کا بھی حکم ہے' البتہ نصاب زکوٰۃ' مقدار زکوٰۃ اور مصرف زکوٰۃ کا حکم مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ سنہ ۲ ہجری میں صدقہ فطر واجب ہوا اور اس کے بعد سرکاری طور پر زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے لئے حکومت اسلامیہ کی طرف سے عمال مقرر کئے گئے۔ اس رکن کی ادائیگی ہر آدمی پر فرض نہیں ہے جیسے نماز ہر بالغ مرد و عورت پر فرض ہے بلکہ اس کے لئے ایک نصاب مقرر ہے کہ جس مرد و عورت کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کی مالیت ہو' وہ صاحب نصاب ہے اور اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے بشرطیکہ اس مالیت پر ایک سال گزر جائے۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت سے لے کر آج تک اکثر وبیشتر لوگ ماہ رجب میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بعض لوگ رمضان المبارک میں اس فریضہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم اللہ کی راہ میں کیا اور کس قدر خرچ کیا کریں؟ تو جواب میں فرمایا گیا' قل العفو جو کچھ تمہاری ضرورت میں سے بچ جائے' وہ سب صدقہ کردیا کرو۔ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (المتوفی ۱۲۲۵ھ) نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ زکوٰۃ کے تفصیلی احکام نازل ہونے سے قبل حضرات صحابہ کرامؓ کی یہی عادت تھی کہ جو کچھ وہ کماتے تھے' اس میں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد جو بچ جاتا' وہ سب صدقہ کردیتے تھے اور ہر شخص اپنی زکوٰۃ خود ادا کرتا تھا۔ سورۃ توبہ کی آیت ۱۰۳ نازل ہونے کے بعد زکوٰۃ وصول کرنا اور اس کو مصرف پر خرچ کرنا اسلامی حکومت کا فریضہ قرار دیا گیا۔

حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت کی ابتداء میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کردیا جس کی وجہ سے حضرت صدیق اکبرؓ نے ایسے لوگوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور ان کو اپنے مذموم عزائم میں ناکام کرکے اسلام کے اس رکن کو جاری وساری رکھا۔

زکوٰۃ اور ٹیکس

قرون اولیٰ کے لوگ اس رکن کو بخوشی خاطر ادا کرتے تھے لیکن آج کے مسلمانوں میں بعض اسے ٹیکس کا نام دیتے ہیں جو کہ سراسر بے انصافی کی بات ہے کیونکہ ٹیکس تو حکومتیں اپنے اقتدار کی گاڑی کو چلانے کے لئے بزور طاقت نافذ کرتی ہیں۔ زکوٰۃ جیسے اہم رکن اسلام کو ٹیکس کا نام دینا گویا قانون اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم جسارت ہے۔ جب سے مسلمانوں میں ہوس زر پرستی کا عنصر غالب ہوا ہے' اقتدار پسندی اور تعیش کا مادہ جاگزین ہوا ہے' وہ شعائر اسلام سے دور ہٹتے جارہے ہیں' رسومات باطلہ' لہو ولعب' ناچ گانے وغیرہ میں خرچ کرنے سے تو دریغ نہیں کرتے لیکن فرائض کے ادا کرنے سے گریز

کرتے ہیں جس کی وجہ سے دن بدن ان سے اخوت و ہمدردی نابود ہوتی جارہی ہے اور اس مال کو ہی اپنے لئے بقا کا ذریعہ گردانتے ہیں اور اپنی کامیابی اور ترقی کا راز اسی میں مضمر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ مال تو آزمائش کا ذریعہ ہے۔ آقائے نامدار اور خاتم الانبیاء ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ لکل امة فتنة و فتنة امتی المال (ترمذی ص ۳۳۸) ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی آزمائش تھی اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ جب مال انسان کو حاصل ہوتا ہے تو یہ ہر قسم کی برائی کو اختیار کرتا ہے حالانکہ اس مال کو اگر صحیح مصرف پر خرچ کرے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب بھی بن سکتا ہے۔ اگر یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، تعلیم، تبلیغ اور باقی امور خیر از قسم غریب پروری، مسکین نوازی، فقرا و یتامیٰ کی دستگیری، اعزا و اقارب کے حقوق ادا کرے تو اسے بے حد دنیوی اور اخروی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں، ورنہ یہ ہی مال اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔ آج کل لوگ عموماً حقوق کی ادائیگی تو کجا اپنا فریضہ بھی ادا نہیں کرتے۔ صاحب نصاب ہوتے ہوئے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، استطاعت کے باوجود حج ادا نہیں کرتے اور ہمہ وقت مال کے جمع کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور اسی طرح دم نکل جاتا ہے۔

زکوٰۃ صحیح مصرف پر خرچ کرنا ضروری ہے

بعض لوگ اپنا فریضہ زکوٰۃ تو ادا کرتے ہیں لیکن غلط طریقے سے۔ یعنی زکوٰۃ مستحقین تک نہیں پہنچتی یا زکوٰۃ کی مد سے بیاہ شادی کی رسم ادا کی جاتی ہے یا رقم کسی عمارت (مسجد، مدرسہ، اسکول، ہسپتال وغیرہ) کی تعمیر پر صرف ہوتی ہے یا برادریوں اور قبیلوں کے رسم و رواج پر خرچ ہوتی ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا فریضہ ادا ہوگیا ہے۔ حالانکہ اس غلط طریقہ سے بجائے فریضہ ادا ہونے کے الٹا گناہ لازم آتا ہے۔ زکوٰۃ ستر فیصد لوگ تو ویسے ہی ادا نہیں کرتے اور تیس فیصد جو ادا کرتے ہیں، اس میں وہ مذکورہ بالا طریقے اختیار کرکے بجائے اجر و ثواب کے حصول گناہ کا باعث بنتے ہیں اور یہ فریضہ ہمیشہ ان کے ذمہ لازم رہتا ہے۔

عدم ادائیگی پر وعید

اس فریضہ کی عدم ادائیگی پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے فرمان میں سخت وعید فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

والذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ○ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم و ظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون (التوبہ پ ۱۰)

"وہ لوگ جو جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو اللہ کی راہ میں، ان کو خوشخبری سنادیں دردناک عذاب کی۔ جس دن کہ گرم کیا جائے گا (سونے اور چاندی) کو جہنم کی آگ میں، داغی جائیں گی ان کی ساتھ ان کی پیشانیاں، کروٹیں اور پشتیں اور (کہا جائے گا) کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم خزانہ کرکے رکھتے تھے اپنے نفسوں کے لئے۔ پھر چکھو اس کا مزا جو تم خزانہ کرتے تھے۔"

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیمة شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمة ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی بشدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۸ و جمع الفوائد ج ۱ ص ۲۷۶)

"جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کو مال کو بڑا زہریلا گنجا سانپ بنادیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کی گردن میں لپٹ جائے گا پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے ماامنع قوم الزکوة الا ابتلاھم اللہ بالسنین جو قوم زکوٰۃ نہیں نکالتی، اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی میں مبتلا کردیتے ہیں۔

یعنی خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی مصیبت و تکلیف کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔

سونے چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے دو عورتوں کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں؟ ان عورتوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو یہ پسند ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟ تو ان عورتوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔ (ترمذی ص ۳۸ جلد ۱)

خلاصہ مضمون

ان مذکورہ بالا احادیث اور آیت قرآنی سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ جو آدمی حقوق اللہ اور حقوق العباد یعنی فریضہ کی ادائیگی نہیں کرتا، وہ اس دنیا میں عارضی اور مستعار زندگی تو عیش و عشرت میں بسر کرسکتا ہے لیکن آخرت کے عذاب اور خدا کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ زکوٰۃ فقراء کا حق ہے۔ "توخذ من اغنیاء ھم و ترد الی فقراء ھم" (مسلم ج ۱ ص ۳۶) یہ زکوٰۃ ان (مسلمانوں) کے اغنیاء سے لی جائے گی اور ان (مسلمانوں) کے فقراء کو دی جائے گی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ زکوٰۃ غیر مسلم کو بھی نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

●●

قول حق

محمد طاہر رزاق

مالک رام کا قبول اسلام یا قبول قادیانیت؟

مرزائیوں کی کھلی رسوائی

جناب مالک رام برصغیر پاک و ہند کی مشہور و معروف علمی و ادبی شخصیت تھی۔ وہ ان لوگوں کی صف میں شامل تھے جنہیں اردو زبان کی نزاکتوں اور لغت کی لطافتوں پر عبور حاصل ہوتا ہے۔ ماہرین اردو زبان نے انہیں اردو ادب میں اتھارٹی تسلیم کیا ہے۔ مالک رام کو مولانا ابوالکلام آزاد سے بہت عقیدت تھی اور وہ خود کو مولانا کے علمی خوشہ چینیوں میں فخریہ شمار کرتے تھے۔ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد پر بہت ریسرچ کی اور ریسرچ کا حق ادا کر دیا۔ مولانا اور ان کے فن پر مالک رام کی لکھی گئی کئی کتابیں اردو ادب اور ہندوستان کی تاریخ کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

مولانا سے محبت و رغبت کی وجہ سے مالک رام نے اسلام کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا اور ان کے ذہن پر اسلام کے گہرے نقوش تھے جو ان کی بہت سی تحریروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے غالبیات پر گراں قدر کام کیا۔ جناب مالک رام ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں۔ جن کی زندگی کی کشتی ہمیشہ کفر کے بھنوروں اور گردابوں میں پھنسی رہتی ہے اور قریب ہوتا ہے کہ کوئی موج بلاخیز اٹھے اور اس کشتی حیات کو بحر کفر میں غرق کر دے کہ اچانک کوئی موج رحمت اٹھتی ہے اور اس کشتی کو نکال کر ایمان کے ساحل مراد پر پہنچا دیتی ہے۔ جہاں جنت کی بہاریں اس کے لئے چشم براہ ہوتی ہیں۔

مالک رام نے ایک ہندو گھرانے میں آنکھ کھولی۔ بچپن 'لڑکپن' جوانی اور بڑھاپا ہندومت میں گزارا۔ وہ زندگی کے آخری ایام ہسپتال میں گزار رہے تھے۔ ان کا چراغ زیست موت کی تند ہواؤں سے آخری مقابلہ کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ یہ چراغ بجھتا' مالک رام نے اپنی موت سے پانچ روز قبل یعنی ۱۸ اپریل ۱۹۹۳ء کو اسلام قبول کر لیا۔ اور مالک رام سے اپنا اسلامی نام عبدالمالک رکھا۔ انہوں نے بتوں سے ناتا توڑ کر اللہ سے تعلق جوڑ لیا۔ ہندومت کی فرسودہ رسومات کو چھوڑ کر تاجدار ختم نبوت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ کے سامنے اپنی گردن خم کر دی۔ اللہ کی وحدانیت اور نبی آخر الزمان ﷺ کی ختم نبوت کی گواہی دیتے ہوئے اور اس پر لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے مالک رام اس جہان فانی سے جہان باقی میں پہنچ گئے۔

قادیانی جماعت ـــــ جو بڑے لوگوں کی شہرت سے قادیانیت کو تقویت دینے کی تاک میں لگی رہتی ہے' ـــــ نے جھٹ اعلان کر دیا کہ مالک رام مرنے سے پہلے قادیانی ہو گئے تھے۔ قادیانی دجالوں کا یہ پہلا حربہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس سے پہلے باکسر محمد علی کلے' پاک فضائیہ کے ہیرو ایم ایم عالم' جنرل حمزہ وغیرہم کے قادیانی ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ لیکن ان حضرات نے ان اعلانات کے جواب میں قادیانیت کی سخت مذمت اور مرمت کی اور خود کو حضور ختمی المرتبت ﷺ کا ادنیٰ غلام ظاہر کیا۔

جناب مالک رام کے بارے میں قادیانی اخبار "الفضل" اپنی ۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ جناب مالک رام اردو ادب کے ایک درخشندہ ستارے تھے آپ نے کئی علمی ادبی کتب لکھیں۔ غالبیات آپ کا خاص مضمون تھا۔ اس ضمن میں آپ نے کئی کتابیں بھی لکھیں۔

جناب مالک رام ایک مخلص احمدی تھے۔ اگرچہ انہوں نے عمر بھر اپنی احمدیت کا باضابطہ اعلان نہیں کیا۔ لیکن ان کے جاننے والے اس بات سے باخبر تھے کہ وہ ایک راسخ العقیدہ احمدی ہیں۔ ان کی علمی کتب میں دین حق کے بارے میں خاصا مواد ہے۔ "عورت اور اسلام" کے نام سے انہوں نے ایک شاندار عالمانہ مضمون بھی سپرد قلم کیا۔

استاذی المکرم محترم پروفیسر ناصر احمد پروازی صاحب نے خاکسار راقم الحروف کو ایک بار بتایا کہ ان کو ایک بار ادبی کانفرنس کے سلسلے میں ہندوستان جانے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ محترم پروازی صاحب اردو ادب کے جاننے والوں میں متعارف ہیں۔ اس لئے جناب مالک رام سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ مالک رام صاحب کو پتہ چلا کہ ڈاکٹر پروازی صاحب احمدی ہیں تو وہ احمدیت کی محبت میں ان کو ان کے ہوٹل سے اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ آپ ہوٹل میں نہیں رہیں گے۔ میرے گھر رہیں۔ چنانچہ پروازی صاحب ان کے گھر پر رہے۔ اس قیام کی جو خاص بات محترم پروازی صاحب نے بتائی وہ یہ تھی کہ مالک رام صاحب نے خوب خوب نمازیں مجھے پڑھائیں۔

جناب مالک رام سے ہمارے ادارہ الفضل کے شعبہ ادارت کے ایک رکن مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کی بھی قاہرہ میں ملاقات ہوئی۔ مکرم سید ظہور احمد شاہ نے بتایا کہ ۱۹۴۲ء میں 'میں برٹش آرمی کی انڈین میڈیکل کور' (آئی اے ایم سی) میں بطور کریکل حوالدار متعین تھا۔ یہ دوسری جنگ عظیم کا زمانہ تھا۔ ہماری یونٹ کے بعض افراد کو مصر بھیجا گیا۔ ہم سمندری جہاز کے ذریعے پورٹ سعید پہنچے' وہاں سے بذریعہ ٹرین قاہرہ گئے۔ جہاں پر ایک بڑاری انفورسمنٹ کیمپ برٹش آرمی کا قیام تھا۔ یہ کیمپ مشہور اہرام مصر کے بالکل قریب واقع تھا۔ وہاں میرا قیام چار پانچ ماہ رہا۔ سمندری جہاز کے سفر کے دوران ایک احمدی کلرک سے میری دوستی ہوگئی جو اس وقت جمعدار (آج کل یہ عہدہ نائب صوبیدار' کہلاتا ہے) کے رینک پر تھا۔ میری ڈیوٹی اسی احمدی کلرک کے ساتھ لگی۔ اس احمدی کلرک کا رابطہ کسی طرح مالک رام صاحب سے ہوگیا۔ جناب مالک رام ان دنوں ہندوستانی سفارت خانے میں ٹریڈ کمشنر کے طور پر قاہرہ میں متعین تھے۔ ایک دن ایک احمدی کلرک مجھے کہنے لگے کہ آؤ آج جمعہ پڑھنے چلتے ہیں۔ یہ مجھے مالک رام کے گھر لے گئے۔ مالک رام صاحب کا فلیٹ قاہرہ کے گنجان آباد علاقے میں تھا۔ ہم دن کے دس گیارہ بجے ہی ان کے ہاں پہنچ گئے۔ جناب مالک رام صاحب نے یہ دیکھ کر کہ دو احمدی بھائی ان کے پاس آئے ہیں ہماری بڑی آؤ بھگت کی اور دوپہر کا شاندار کھانا بھی ہمیں اپنے گھر کھلایا۔ جمعہ کا وقت ہوا تو ۱۰' ۱۲ اور احمدی فوجی بھی جو اس فوجی کیمپ میں تھے۔ جمعہ پڑھنے کا وقت آیا جناب مالک رام نے کمرہ کی کنڈی چڑھالی۔ ہم ان کی اس حرکت پر بڑے حیران ہوئے کہ اس احتیاط کی کیا وجہ ہے؟

تو انہوں نے بتایا کہ میری بوڑھی والدہ بھی میرے ساتھ ہے اور میں نے اپنی والدہ کی خاطر احمدیت کا اظہار نہیں کیا۔ کیونکہ اگر ان کو میرے احمدی ہونے کا علم ہوگیا تو انہیں شدید دکھ ہوگا اور خطرہ ہے کہ وہ اس غم کو برداشت نہ کرپائیں۔ انہوں نے بتایا کہ میری بیوی کو اس بات کا علم ہے۔ اگرچہ وہ خود احمدی نہیں ہے۔ مالک رام صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اپنے بچوں کے نام بھی (احمدیوں) والے رکھے ہیں میری والدہ نے جب مجھ سے پوچھا کہ ان کے نام (احمدیوں) جیسے کیوں رکھے ہیں تو میں نے یہ بہانہ بنایا کہ چونکہ ہم مسلمانوں کے ملک میں رہتے ہیں اس لئے مصلحت کا یہی تقاضا ہے کہ ان کے نام بھی ایسے ہی رکھے ہیں۔

جناب مالک رام نے قبول احمدیت کے بارے میں بتایا کہ میں ہندو اخبارات "ملاپ" "پرتاپ" کے نمائندہ کے طور پر سالانہ جلسے کے موقع پر لاہور سے قادیان جایا کرتا تھا۔ وہاں میری ملاقات حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہوگئی جنہوں نے میرے ساتھ نہایت محبت کا سلوک کیا۔ مجھے اپنے گھر میں بلاتے رہے اور احمدیت کے بارے میں بتاتے رہے حتیٰ کہ میں احمدی ہوگیا۔ مگر میں نے احمدیت کا اعلان نہیں کیا۔ اس وقت انہوں نے ابھی سرکاری نوکری نہیں کی تھی۔ بعد ازاں غالباً چوہدری صاحب کے توسط سے انہیں ہندوستانی وزارت خارجہ میں نوکری مل گئی اور یہ انڈین ہائی کمشن کے ٹریڈ کمشنر کے طور پر قاہرہ آگئے۔

مکرم شاہ صاحب نے بتایا کہ ان دنوں مالک رام کی عمر ۲۵' ۳۰ سال کے لگ بھگ ہوگی۔ موزوں قد اور درمیانے جسم کے مالک تھے' رنگ کھلتا ہوا سفید تھا۔ شائد عینک بھی لگاتے تھے۔ جس کمرے میں ہم جمعہ پڑھتے تھے وہ خاصا فراخ تھا۔ اس میں ان کی لائبریری بھی تھی۔ جس میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب بھی رکھی ہوئی تھیں۔ یہیں ایک احمدی دوست احمدیوں سے چندے بھی وصول کیا کرتے تھے۔ مالک رام صاحب کہا کرتے تھے کہ میں اپنی والدہ کی زندگی تک اپنی احمدیت کا اعلان نہیں کروں گا۔ مکرم شاہ صاحب نے بتایا کہ اس جگہ قیام کے دوران مجھے تین چار جمعے جناب مالک رام صاحب کے گھر پر پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد میری پوسٹنگ سکندریہ اور وہاں سے چند ماہ بعد مجھے اٹلی بھیج دیا گیا۔ جہاں میں روم میں جنگ ختم ہونے تک رہا۔

جناب مالک رام صاحب نے ایک کتاب "وہ صورتیں الٰہی" ۱۹۷۶ء میں دہلی سے شائع کی تھی۔ اس کے حوالے سے جناب مالک رام صاحب کے ذکر پر مبنی ایک مضمون محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی نے "الفضل" ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء میں شائع کروایا تھا۔ اس مضمون کے چند اقتباسات پیش ہیں اس سے جناب مالک رام صاحب کے حالات زندگی پر روشنی پڑتی ہے۔ محترم پرواز ی صاحب کہتے ہیں۔

"مالک رام' اردو زبان و ادب کے ان محققین اور محسنین میں شمار ہوتے ہیں جن کی علمی اور تحقیقی فتوحات بے حد و حساب ہیں۔ خاص طور پر غالب کے سلسلہ میں ان کی تحقیقی مساعی زیادہ مستند اور وقیع سمجھی جاتی ہیں۔ مالک رام اردو عربی اور فارسی تینوں زبانوں کا علمی ذوق رکھتے تھے فارسی کا ذوق تو ہماری پرانی نسل کے تمام بزرگ ادیبوں میں موجود تھا۔

اب رفتہ رفتہ یہ ذوق معدوم ہوتا جارہا ہے اور ہم لوگ ایک متاع گراں بہا سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ مالک رام بھارت کی وزارت خارجہ میں ملازم ہونے کے ناطے طویل عرصہ تک قاہرہ میں بھی مقیم رہے۔ اس طرح آپ نے عربی زبان سے کماحقہ واقفیت حاصل کی اور اس طرح اسلام اور قرآن فہمی میں بھی خاصا نام پیدا کیا۔ "عورت اور اسلام" کے موضوع پر ان کا ایک مضمون پڑھ کر سید سلیمان ندوی مرحوم نے فرمایا تھا کہ "اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے تو میں اسے پڑھ کر یہی خیال کرتا کہ یہ کسی مسلمان عالم نے لکھا ہے۔"

مالک رام صاحب کے اس شغف میں حسن

رہتاسی کا کیا حصہ تھا' یہ مالک رام صاحب کی زبان سے ہی سنئے۔ "ہائی اسکول میں میرے ایک ہم سبق دوست ملک احمد حسن رہتاسی........ تھے جو بعد کو بہت دن تک ہفتہ وار "دور جدید" لاہور کے ایڈیٹر بھی رہے........ وہ بھی میری طرح اردو' فارسی اور خاص طور پر شعر کے رسیا تھے ہم دونوں کا ایک دانت کاٹی روٹی والا معاملہ تھا۔ وہ احمدی تھے۔ ان کی بدولت مجھے اسلام کے متعلق بہت وسیع مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ نہ جانے وہ میرے لئے کہاں کہاں سے کتابیں بٹور بٹور کر لاتے تھے اور میں بڑی سے بڑی کتاب دو چار دن میں ختم کر کے واپس کر دیتا تھا۔ قدرتی بات تھی کہ ہائی اسکول کی تعلیم ختم کرتے کرتے میری مذہبی واقفیت عموماً" اور اسلامی واقفیت خصوصاً" میری اپنی عمر کے طلبہ سے کہیں زیادہ تھی...... میں نے طے کر لیا تھا کہ مجھے عربی پڑھنی چاہئے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم قرآن کو معنوں کے ساتھ کسی استاد سے سبقاً" سبقاً" پڑھنا چاہئے........ پھر خدا نے ایسا سامان پیدا کر دیا کہ مجھے ایک زمانے تک مصر میں قیام کرنا پڑا۔ یہاں میں نے عربی میں شدھ بدھ پیدا کر لی۔"

"مالک رام نے عربی میں شدھ بدھ کیا' اتنی علمیت بہم پہنچائی کہ علمی حلقوں میں بہت وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔"

محترم پروازی صاحب کے اس مضمون سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ جن حسن رہتاسی صاحب کا ذکر کیا گیا ہے' وہ قادیان میں رہنے والے مشہور احمدی شاعر حسن رہتاسی تھے اس مغالطہ کو اس مضمون کے ساتھ ہی محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے وضاحتی نوٹ دے کر دور کر دیا ہے اور بتایا کہ رسالہ "دور جدید" لاہور کے ایڈیٹر ملک احمد حسن رہتاسی الگ شخصیت تھے اور معروف شاعر حسن رہتاسی اور شخصیت تھے۔

درج بالا تفاصیل سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک احمدی کے ذریعے دینی لٹریچر کے مطالعے کے بعد جناب مالک رام کو احمدیت سے شناسائی اغلباً" پہلے ہی ہو چکی ہو گی اور جس طرح سے جناب مالک رام پڑھنے کے دھنی تھے اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے خاصی کتب اس بارے میں پڑھی ہوں گی۔ چنانچہ جب ان کی ملاقات قادیان میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان جیسی علم پرور ہستی سے ہوئی تو رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی' اور موصوف احمدیت کے حلقہ میں آ گئے' اگرچہ عمر بھر انہوں نے اپنی احمدیت کا کھلے طور پر اعلان نہیں کیا۔ لیکن چونکہ واقفان حال ان کے بارے میں جانتے تھے اس لئے جناب جمیل الدین عالی نے یکم جون ۱۹۹۳ء کے جنگ لاہور میں اپنے کالم میں لکھا ہی "افواہ ہے کہ آپ قادیانی تھے۔" اللہ تعالیٰ جناب مالک رام صاحب کے درجات بلند کرے اور اپنی رحمت سے نوازے۔" "(الفضل" ربوہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ قادیانی بازی گروں نے جناب مالک رام کو قادیانی ثابت کرنے کے لئے کتنی پر پیچ اور لچھے دار کہانی تیار کی ہے۔ ایسی ہی لچھے دار کہانیاں مرزا قادیانی اپنی نبوت اور پیشن گوئیوں کے لئے تیار کیا کرتا تھا۔

مالک رام کیسے مسلمان ہوئے؟ اس کا مکمل پتہ ہمیں مالک رام کے اس خط سے ملتا ہے۔ جو انہوں نے عالم اسلام کے نامور اسکالر مولانا سید ابوالحسن ندوی کے نام لکھا ہے۔ یہ تاریخی خط بہت سے دینی رسائل میں شائع ہو چکا ہے۔ ہم ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے فروری کے شمارے سے اس خط کی نقل پیش کرتے ہیں۔ جناب مالک رام اس خط کے پانچ روز بعد انتقال فرما گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشفق من سلام مسنون

چند یوم قبل ہمدردی اور درد سے بھرا ہوا مکتوب موصول ہوا۔ فوراً" جواب اس کا حق تھا مگر غور و فکر کرتا رہا آج کل میں ہسپتال پہنچا۔ اپنے کرم فرما حافظ محمد اقبال انبی جو ایک بھولے بھالے اور مخلص مسلمان ہیں کو بلوا کر انہیں سے یہ خط ہسپتال میں تحریر کرا رہا ہوں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خود حاضر ہو کر آپ کی محبت اور احسان کا حق تو کیا۔ بس زبانی شکریہ ادا کرتا۔ مگر اس حال میں نہیں اتنے مسلمان دوستوں سے زندگی میں واسطہ پڑا مگر آپ سا دوست اور آپ سا مخلص لعلک باخع نفسک الا تکونوا مومنین کا مفہوم سمجھ میں آ گیا۔ میں حافظ اقبال اور آپ کو گواہ بنا کر اقرار کرتا ہوں:

"اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ امنت باللہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد الموت' ورضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا صلی اللہ علیہ وسلم' وبالقرآن کتابا' الحمدللہ الذی ھدانا لھذا وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ ○

کل قیامت کے دن آپ سے وصول کر لوں گا۔ کاش اللہ تعالیٰ صحت یاب فرمائے تو کچھ کفر و شرک کی زندگی کی تلافی اور اپنے سب سے بڑے محسن کی زیارت خود خدمت میں حاضر ہو کر کر سکتا۔

آپ کے احسان کا اجر بس مولائے کل ہی دے سکتا ہے جس نے ساری عمر کے گم کردہ راہ کو ہدایت اور توفیق بھی عطا فرمائی۔

کاش! آپ سے پہلے ملاقات ہو گئی ہوتی۔ اس کی دعا بھی آپ ہی کریں اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان

اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ کی عمر دراز کرے۔

والسلام مع الاکرام' خاکسار "عبدالمالک" مالک رام

جناب مالک رام اس خط کے پانچ روز بعد وفات پا گئے۔

کتنے تعجب کی بات ہے کہ قادیانی پراپیگنڈہ کررہے ہیں کہ مالک رام قادیانی تھے لیکن مالک رام قبولیت اسلام پر مولانا کا شکریہ ادا کررہے ہیں اور ان کے مرہون احسان ہورہے ہیں۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ مالک رام قادیانی ہونے پر مولانا ابوالحسن ندوی کو گواہ بنارہے ہیں۔ کس قدر اچنبھے کی بات ہے کہ مالک رام قادیانی ہونے پر مولانا ابوالحسن ندوی کو خط بھی ایک مسلمان سے لکھوارہے ہیں۔ کس قدر حیران کن بات ہے کہ قادیانی ہونے پر آخری وقت میں مالک رام قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی بجائے مولانا سید ابوالحسن ندوی مدظلہ سے ملاقات کے لئے تڑپ رہے ہیں۔

قادیانیو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مولانا سید ابوالحسن کون ہیں؟

وہ عالم اسلام کے نامور اسکالر اور مذہبی ہیرو ہیں۔ وہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا محمد علی مونگیری کے تحفظ ختم نبوت کے مشن کے قافلہ سالار ہیں۔ یہ وہی مولانا سید ابوالحسن ندوی ہیں، جنہوں نے اپنے مرشد کامل حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر اپنی شہر آفاق اور معرکۃ الآرہ کتاب "قادیانیت" لکھی ہے، جس نے قادیانیت کے قلعے میں دراڑیں ڈال دی ہیں، جس میں مولانا کے قلم نے مرزا قادیانی کے کفر کو طشت ازبام کیا ہے۔ قادیانی نبوت کے تار و پود کو بکھیرا ہے، ملت اسلامیہ کو قادیانی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا ہے۔ اس حقائق افروز اور قادیانیت سوز کتاب کے انگریزی اور عربی میں تراجم ہوکر پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ مولانا کی قادیانیت سے شدید نفرت سے کون آگاہ نہیں۔ لیکن تعجب ہے ایک پڑھے لکھے شخص مالک رام پر کہ وہ قادیانی ہونے کے لئے مولانا ابوالحسن ندوی کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

قادیانیو! تم تو مرزے کو نبی بنالیتے ہو۔ تم مرزے کی باتوں کو حدیث رسول بنالیتے ہو، تم مرزے کی ہفوات کو وحی الٰہی بنالیتے ہو۔ تم تو مرزے کی بیوی کو ام المومنین بنالیتے ہو، تم تو مرزے کے ساتھیوں کو اصحاب رسول بنالیتے ہو، تم مرزے کے خاندان کو اہل بیت بنالیتے ہو۔۔۔۔ تو بے چارے مالک رام کو قادیانی بنانا تمہارے لئے کون سا مشکل کام ہے؟

قادیانیو ۱۹۷۴ء سے پہلے کی بات ہے۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ میں سالانہ جلسہ ہورہا تھا۔ سابقہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر جو ٹی۔ آئی کالج ربوہ کا پرنسپل بھی تھا، جلسہ کی صدارت کررہا تھا اور چیف جسٹس ہائی کورٹ جناب جسٹس کیانی مہمان خصوصی تھے۔ اپنی صدارتی تقریر میں مرزا ناصر نے جناب جسٹس کیانی کو مخاطب کرکے کہا:

"جناب! جب ہم ربوہ میں آئے تو یہ ایک سنگلاخ اور بنجر علاقہ تھا۔ یہاں گھاس تک نہ اگتی تھی۔ درختوں کا دور دور تک نام و نشان نہ تھا۔ ہمارے محنتی اور جفاکش لوگوں نے پندرہ پندرہ فٹ گہرے گڑھے کھودے۔ پتھریلی مٹی باہر پھینکی اور ان گڑھوں میں نرم مٹی اور کھاد ڈالی اور وہاں پودے اگائے۔ اب یہاں آپ کو جو درخت نظر آرہے ہیں، یہ وہی پودے ہیں، جنہیں ہمارے محنتی ہاتھوں نے سنگلاخ زمین کا سینہ پھاڑ کر نکالا ہے۔"

مرزا ناصر کے بعد جسٹس کیانی خطاب کے لئے اسٹیج پر آئے تو انہوں نے مرزا ناصر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"مرزا ناصر صاحب! آپ نے سنگلاخ زمین کا سینہ چیر کر درخت اگانے کا جو ذکر کیا ہے، یہ واقعی بڑی محنت اور جفاکشی کا کام ہے۔ میں آپ کی ہمت اور جفاکشی کو داد دیتا ہوں لیکن آپ کی جفاکشی کو کہاں کہاں پر داد دوں۔ آپ تو ختم نبوت کی فولادی زمین پھاڑ کر اس میں سے نبوت کا پودا بھی نکال لیتے ہیں۔"

بقیہ: سحری و افطار

جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد فوراً اذان شروع ہوجاتی ہے۔ گذشتہ رمضان میں بھی ہم لوگ جونہی شام کو ریڈیو پر اللہ اکبر سنتے تھے تو روزہ افطار کرلیتے تھے۔ آپ مہربانی فرماکر کتاب و سنت کی روشنی میں ہمیں بتائیں کہ آیا ہماری افطار صحیح ہوتا ہے یا نہیں۔؟

ج۔۔۔۔ ریڈیو پر صحیح وقت پر اطلاع اور اذان دی جاتی ہے اس لئے افطار کرنا صحیح ہے۔

ہوائی جہاز میں افطار کس وقت کے لحاظ سے کیا جائے؟

س۔۔۔۔ طیارہ میں روزہ افطار کرنے کا کیا حکم ہے جبکہ طیارہ ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر محو پرواز ہو اور زمین کے اعتبار سے غروب آفتاب کا وقت ہوگیا ہو، مگر بلندی پرواز کی وجہ سے سورج موجود سامنے دکھائی دے رہا ہو تو ایسے میں زمین کا غروب معتبر ہوگیا یا طیارہ کا۔

ج۔۔۔۔ روزہ دار کو جب آفتاب نظر آرہا ہے تو افطار کرنے کی اجازت نہیں ہے، طیارہ کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے۔ روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروب آفتاب دکھائی دے تو روزہ افطار کرلینا چاہئے جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کررہا ہے وہاں کی زمین پر غروب آفتاب ہورہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ افطار نہیں کریں گے۔

پاک فوج میں قادیانی سازشیں

طرح کرپشن کو فروغ دیتے رہے تو عوام ان کی سیاست کو ہمیشہ کے لئے مسترد کردیں گے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مایوس نہیں ہوں۔ پاکستان یقیناً" ان مشکلات سے نکل آئے گا" ایسا کب ہوگا؟ کس طرح ہوگا؟ کون کرے گا؟ میں کچھ نہیں جانتا لیکن ایسا ہوکر رہے گا۔

(بشکریہ "تکبیر" ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء)

دور جاہلیت اور دور اسلام

مولانا ابوجندل قاسمی

عورتوں کے حقوق

اسلام لانے کے بعد بعض عربوں نے اس سلسلہ کے بڑے اندوہناک اور رقت آمیز واقعات بیان کئے ہیں ـــــ ایران، چین اور مصر اور تہذیب انسانی کے دوسرے مرکزوں کا حال بھی قریب قریب ایسا ہی تھا۔ صدیوں کی مظلومی، محکومی اور عالم گیر حقارت کے برتاؤ نے خود عورت کے ذہن سے بھی عزت نفس کا احساس مٹادیا تھا۔ وہ خود بھی اس امر کو بھول گئی تھی کہ دنیا میں وہ کوئی حق لے کر پیدا ہوئی ہے یا اس کے لئے بھی عزت کا کوئی مقام ہے۔ مرد اس پر ظلم و ستم کرنا اپنا حق سمجھتا تھا اور وہ اس کے ظلم کو سہنا اپنا فرض جانتی تھی۔ غلامانہ ذہنیت اس میں اس حد تک پیدا کردی گئی تھی کہ وہ فخر کے ساتھ اپنے آپ کو شوہر کی "داسی" کہتی تھی۔ "پتی ورتا" اس کا دھرم تھا یعنی شوہر اس کا معبود اور دیوتا ہے۔ کہیں اس کے زخموں کا درماں اور علاج نہ تھا۔

اس ماحول میں جس نے نہ صرف قانونی اور عملی حیثیت سے بلکہ ذہنی حیثیت سے بھی ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔

وہ اسلام ہے

اسلام ہی نے عورتوں اور مردوں دونوں کی ذہنیتوں کو بدلا ہے۔ اسلام ہی نے عورت کی عزت اور اس کے حق کا تخیل انسان کے دماغ میں پیدا کیا ہے۔

آج حقوق نسواں اور تعلیم نسواں اور بیداری اناث کے جو الفاظ آپ سن رہے ہیں یہ سب اسی انقلاب انگیز صدا کی بازگشت ہیں جو رحمۃ للعالمین فخر دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بلند ہوئی تھی اور جس نے افکار انسانی کا رخ ہمیشہ کے لئے بدل دیا۔

قرآن و حدیث میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

وہ اسلام ہی ہے جس نے مرد کو خبردار کیا اور عورت میں بھی یہ احساس پیدا کیا کہ جیسے حقوق مرد کے عورت پر ہیں ویسے ہی حقوق عورت کے مرد پر ہیں۔ ارشاد ہے:

ولھن مثل الذی علیھن۔ (البقرہ ۲۲۸)

۱..... اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں۔ (حضرت تھانویؒ)

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے مردوں کو حکم کیا کہ عورتوں کو ذلت و حقارت کی نظر سے نہ دیکھو۔ ظلم و بدسلوکی اور ناانصافی نہ کرو۔ ان کے حقوق کا خیال کرو۔ ان کی عزت و آبرو سے کھلواڑ مت کرو۔ بلکہ:

۲..... وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔ (النساء آیت ۱۹)

"اور عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزران کیا کرو۔ اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔ (مثلاً وہ تمہاری خدمت گزار اور آرام رساں اور ہمدرد ہو۔ یہ تو دنیا)، منفعت ہے، یا اس سے کوئی اولاد پیدا ہو کر بچپن میں مرجاوے یا زندہ رہے اور صالح ہو جو ذخیرہ آخرت ہوجاوے، یا اقل درجہ ناپسند چیز پر صبر کرنے کی فضیلت تو ضرور ہی ملے گی) (حضرت تھانویؒ)

اسلام ہی نے عورت کو بتایا کہ ایمان اور عمل صالحہ کے ساتھ روحانی ترقی کے جو درجات مرد کو مل سکتے ہیں وہ عورت کو بھی مل سکتے ہیں۔ مرد ابراہیم بن ادہم بن سکتا ہے تو عورت کو بھی رابعہ بصریہ بننے سے کوئی شے روک نہیں سکتی ہے۔ اس طرح دونوں کو ایک ہی صف میں اسلام نے لاکھڑا کیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

۳..... للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن (النساء آیت ۳۲)

مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے۔ (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

ماں کے ساتھ حسن سلوک

۱..... اسلام ہی نے بیٹے کو بتایا کہ خدا اور رسول کے بعد سب سے زیادہ عزت اور قدر و منزلت اور حسن سلوک کی مستحق تیری ماں ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یارسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال: امک، قال ثم من؟۔ قال: امک قالہ ثم من؟۔ قال: امک۔ قالہ ثم من؟۔ قال: ابوک۔ (بخاری ج ۲ ص ۸۸۳، مسلم ج ۲ ص ۳۱۳)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟۔ فرمایا: تمہاری ماں، کہا پھر کون؟۔ فرمایا: تمہاری ماں۔ کہا پھر کون؟۔ آپ نے (چوتھی دفعہ) ارشاد فرمایا: تمہارا باپ۔

اسلام نے ماں باپ کو جنت کا بہترین دروازہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے:

۲...... الوالد اوسط ابواب الجنۃ

(ترمذی ج ۲ ص ۱۲)

"ماں باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہیں۔"

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات

(بخاری ج ۱ ص ۲۰۰ و مسلم ج ۲ ص ۷۵)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی حرام کردی ہے۔"

بیٹی کے ساتھ حسن سلوک

اسلام ہی نے باپ کو بتایا کہ بیٹی کا وجود تیرے لئے ننگ و عار اور حقارت کی بات نہیں ہی بلکہ اس کی پرورش، اس کی تعلیم و تربیت اور اس کی حق رسانی تجھ کو جنت کا مستحق بناتی ہے۔ ارشاد ہے:

۳...... من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو کھاتین وضم اصابعہ

(مسلم ص ۳۳۰ ج ۲)

"جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح آئیں گے۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

۵....... من ابتلی من ھذہ البنات بشئی فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۹۰ و مسلم ج ۲ ص ۳۳۰)

"جو شخص ان لڑکیوں میں سے کسی کے ذریعہ آزمایا جائے اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے پردہ بن جائیں گی۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

۶....... من کانت لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او اختان فاحسن صحبتھن واتقی اللہ فیھن فلہ الجنۃ (ترمذی ص ۱۳ ج ۲)

جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

بیوی کے ساتھ حسن معاشرت

اسلام ہی نے مرد کو باخبر کیا کہ نیک بیوی تیرے لئے دنیا میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

۷...... الدنیا متاع وخیر متاعھا المراۃ الصالحۃ (مسلم ص ۴۷۵ ج ۱)

"دنیا ایک سامان ہے۔ اور دنیا کا سب سے بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

۸...... خیارکم خیارکم لنسائھم (ترمذی)

"تم میں اچھے اور خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ آدمی کی اچھائی اور بھلائی کا خاص معیار اور نشانی یہ ہے کہ اس کا برتاؤ اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

۹.... لا یفرک مومن مومنۃ ان کرہ منھا خلقا رضی منھا آخر۔ (مسلم ص ۴۷۵ ج ۱)

"کسی مومن (شوہر) کو مومنہ (بیوی) سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر اس کی کوئی عادت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری کوئی عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ اگر شوہر کو اپنی بیوی کی عادات و اطوار میں سے کوئی بات مرضی کے خلاف ناپسندیدہ معلوم ہو تو اس کی وجہ سے اس سے نفرت اور بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرے۔ اور نہ طلاق وغیرہ کے بارے میں سوچے، بلکہ اس میں جو خوبیاں ہوں ان پر نگاہ کرے اور ان کی قدر و قیمت سمجھے۔ یہ بات مومن شوہر کے صفت ایمان کا تقاضا ہے گزشتہ آیت (وعاشروھن بالمعروف الخ) کی یہ حدیث تشریح کرتی ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

۱۰.... استوصوا بالنساء خیرا فانھن خلقن من ضلع وان اعوج شئی فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء

(بخاری ج ۱ ص ۴۶۹ و مسلم ج ۱ ص ۴۷۵)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کے بارے میں میری وصیت مانو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور زیادہ کجی پسلی کے اوپر کے حصہ میں ہوتی ہے۔ اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو (زبردستی) سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر یونہی اپنے حال پر چھوڑ دوگے تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی۔ اس لئے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو......" یعنی اگر کوئی شخص زبردستی اور تشدد سے عورت کی مزاج کجی نکالنے کی کوشش کرے گا اور مردوں کی طرح سیدھا کرنے کی جدوجہد کرے گا تو وہ کامیاب نہ ہوسکے گا۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ افتراق اور علیحدگی کی نوبت آجائے۔ اس لئے کہ دماغ و زبان میں بھی ان کی فطرت ہے۔ اگر تم ان سے کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اسی فطرت پر قائم رکھ کر اٹھاؤ۔ اس لئے مردوں کو چاہئے کہ وہ عورتوں کی معمولی غلطیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کے ساتھ بہتر سلوک اور دل داری کا برتاؤ کریں۔ لفظ "استوصوا الخ" سے ہی آپ ﷺ نے کلام شروع فرمایا تھا اور اسی لفظ پر ختم فرمایا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کو عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اور بہتر سلوک کرنے کا کتنا اہتمام تھا۔

اس طرح درحقیقت اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورت کی نسبت نہ صرف مرد کی، بلکہ خود عورت کی اپنی ذہنیت کو بھی بدل دیا۔ اور جاہلی ذہنیت

کی جگہ ایک نہایت صحیح اور معتدل ذہنیت پیدا کی جس کی بنیاد جذبات پر نہیں بلکہ خالص علم و عقل پر تھی۔ اور باطنی اصلاح کے ساتھ ساتھ قانون کے ذریعہ سے بھی عورتوں کے حقوق کی حفاظت کا انتظام کیا۔

حاصل کلام

اسی اخلاقی اور قانونی اصلاح کا نتیجہ ہے کہ اسلامی سوسائٹی میں عورت کو وہ بلند حیثیت حاصل ہوئی جس کی نظیر دنیا کے کسی معاشرہ و سماج اور سوسائٹی میں نہیں پائی جاتی۔ مسلمان عورت دنیا اور دین میں مادی، عقلی اور روحانی حیثیات سے عزت اور ترقی کے ان بلند سے بلند مدارج تک پہنچ سکتی ہے جن تک مرد پہنچ سکتا ہے۔ اور اس کا عورت ہونا کسی مرتبہ میں بھی حائل نہیں ہے۔ آج اس بیسویں صدی میں بھی دنیا، اسلام سے کوسوں دور ہے۔ انکار انسانی کا ارتقاء اب بھی اس مقام تک نہیں پہنچا جس پر اسلام پہنچا ہے۔ بلکہ پندرہ سو سال پہلے پہنچا تھا۔ مغرب نے عورت کو جو کچھ دیا ہے عورت کی حیثیت سے نہیں دیا بلکہ مرد بنا کر دیا ہے۔ عورت درحقیقت اب بھی اس کی نگاہ میں ویسی ہی ذلیل ہے جیسی پرانے دور جاہلیت میں تھی۔ گھر کی ملکہ، شوہر کی بیوی بچوں کی ماں ایک اصلی اور حقیقی عورت کے لئے اب بھی کوئی عزت نہیں ہے۔ اگر عزت ہے تو اس مرد مونث یا زن مذکر کے لئے ہے جو جسمانی حیثیت سے تو عورت ہو مگر دماغی اور ذہنی حیثیت سے مرد ہو اور تمدن میں مردہی کے سے کام کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ انوثت کی عزت نہیں بلکہ رجولیت کی عزت ہے۔

یہ کام اسلام اور صرف اسلام نے کیا ہے کہ عورت کو تمدن اور معاشرت اور تہذیب و ثقافت میں اس کے فطری مقام پر رکھ کر عزت و شرف عطا کیا ہے۔ اور صحیح معنوں میں انوثت کے درجہ کو بلند کر دیا۔ اسلامی تمدن عورت کو عورت اور مرد کو مرد رکھ کر دونوں سے الگ الگ وہی کام لیتا ہے جس کے لئے مالک دو جہاں نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اسلام کے نزدیک مرد و عورت دونوں یکساں مفید اور یکساں قدر کے مستحق ہیں۔ اس کے نزدیک نہ رجولیت میں کوئی شرف ہے نہ انوثت میں کوئی ذلت۔

ہم مسلمانوں کے لئے بھی واجب اور ضروری ہے کہ عورت کو اس کے پورے حقوق دیں۔ ان پر ظلم و زیادتی نہ کریں، ان کے ساتھ حسن سلوک کریں اور حسن اخلاق سے پیش آکر کمال ایمان کا ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

O

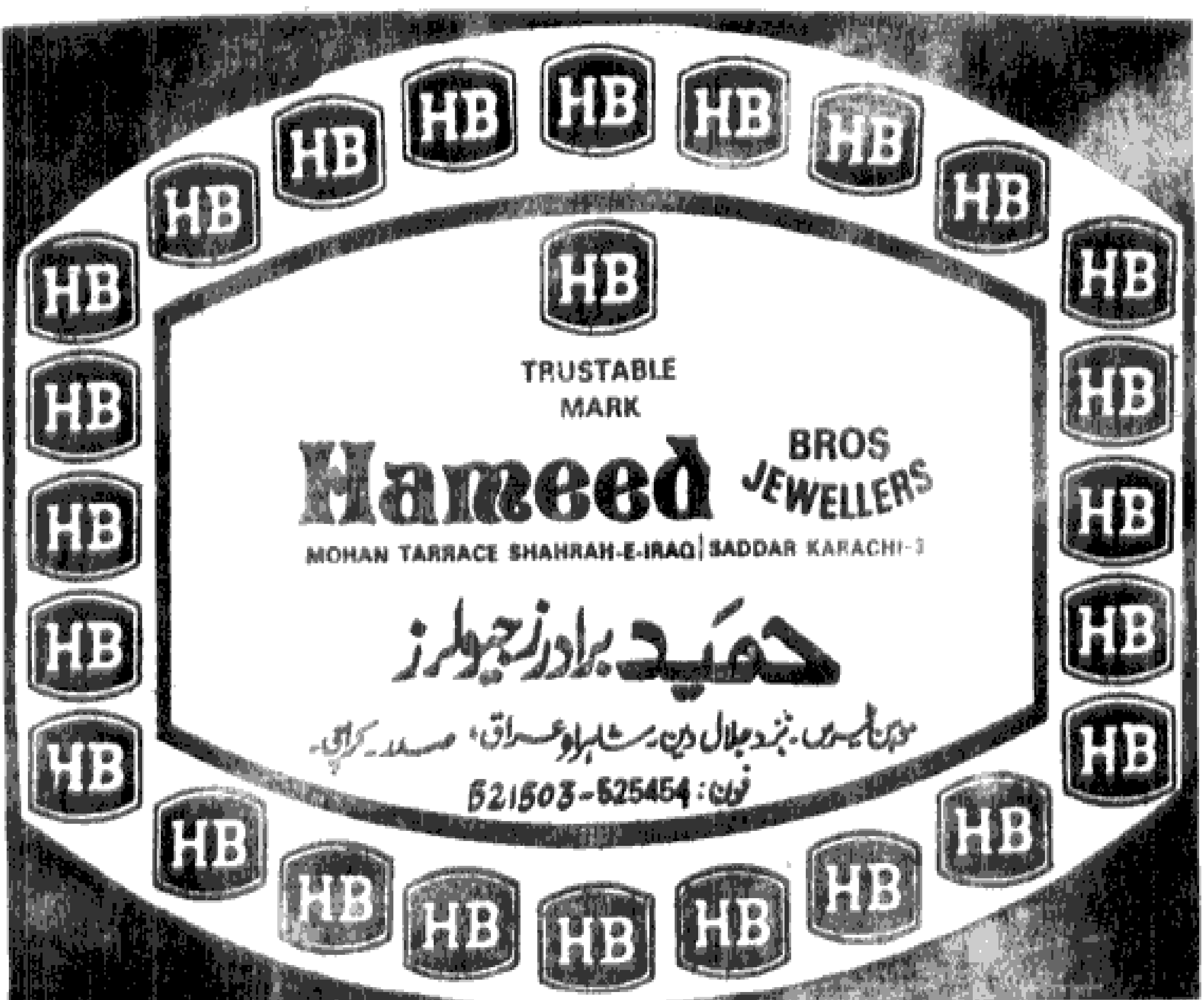

(2) I tell you that all our revered prophets were most dignified souls. What to speak of them, even respectable saints and pious elders of our Ummat never tied challenges of truth/untruth. Their call to righteousness was direct. Here we find Mirza stipulating horrible bids for his veracity again and again. No sooner did he lose the wager, he tied another. Can such a gamble ever be a modus-operandi of chosen souls of Allah's faithful creatures? This point alone should suffice to guide anyone to truth provided Allah has bestowed him with judgement and insight.

(3) Have you noticed that whereas Mirza risked his entire career over these gambles, Allah the Exalted, on the other hand, if I may say so, vowed to let Mirza never succeed in saying a thing, conditional on his truth. Anything Mirza would say, Allah would bring it to naught.

For example, Mirza swore:

'Sultan Muhammad will die';

'Abdulla Atham will die';

'Sanaullah will die';

'Abdul Haq Ghaznavi will die';

and so on and so forth, "else call me a liar." Against this was the fated Ordainment that the more he would resort to swearings the more impossible they would become.

Indeed, it was a limit on the part of Mirza that when predicting about the death of an unholy Christian he acknowledged himself to be 'the greatest accursed man on the earth' if that did not happen. And true enough, it did not happen. Allah, the Exalted, refused Mirza's plea against a defiled 'Worshipper of Cross.' Is there any instance to compare with it? For Allah's sake, ponder over it.

(4) Last and not the least

O Brethren-in-humanity! Think over this situation:

If on the Day of Judgement, Allah the Exalted, puts this Question to Mirza Ghulam Ahmad: "Why did you mislead people by claiming to be a prophet after Hazrat 'Khatam-Un-Nabieen? صلی اللہ علیہ وسلم

And in reply, if Mirza submits: "Ya Allah! I was a patient of Melancholic-Hyster-malnise. I told my people that I was a 'Miraqi' and even wrote it so in my books. Doctors said I was a maniac of Hysteria. Pray ask these 'sages' (the Qadianis) why did they follow nonsensical eruptions of a diseased 'Miraqi' maniac and accepted me as their Prophet and Masih".

Then, my Brethren-in-humanity, what will you say in reply to Allah?

Think over, level-headed. Correctly prepare your homework for the coming Day.

CAUTION

Said the Holy Prophet: صلی اللہ علیہ وسلم

"There shall be thirty great deceivers in my Ummat. Every one of them will claim that he is a prophet of Allah although I am the last of the prophets; there will be no prophet after me."

(Tirmizi, Vol. 2, p. 45).

Said Hazrat Masih (Jesus) bin Maryam:

"Take heed that no man deceive you. For many shall come in my name, saying I am Masih; and shall deceive many..... And many false prophets shall rise, and shall deceive many..... Then if any man shall say unto you, Lo here is Masih, (e.g. in Qadian), or there; (e.g. in Iran or Sudan), believe it not. For there shall arise false Masihs, and false prophets, and shall show great signs and wonders; insomuch that, if it were possible, they shall deceive the very elect. Behold, I have told you before."

(Matthew: 24: 4, 5, 11, 23-25).

قرآنی دعوت کا دعویٰ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اٹھانا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہو گا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہو گا اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، نئی ایج، بے سود کی موشگافی اور لایعنی غور و خوض سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔

Melancholia...... With some patient this disturbance reaches to such limits that he starts to consider himself a Diviner, with a knowledge of hidden things. He informs in advance of what is going to happen later...... this disease increases in some patient so much so that he thinks himself to have been transformed into an angel."

(c) **From: Same Author above:**

"There is a branch of Melancholia, called Hystermania. This is caused by strong black bile that accumulates in the digestive tract. From that part of the body in which this matter accumulates rise black vapours that envelop brain. Its symptoms are: belching out bitter fumes, finding food tasteless, deliciousness of eatables reduced, worsening of digestion, belly inflation, stool liquefaction and rising of smoke-like fumes."

(d) **From: 'Makhzan-e-Hikmat' Second Edition Author: Shamsul Atibba, Hakim Doctor Ghulam Jilani.**

"Previous theory was that this disease manifested itself into disorders, arising from animal faculty or from those vital principles of amiability that originate from liver or digestive tract. But later researches indicate that this disease takes from nerves...... in the menfolk nervous internal system produces weaknesses of brain and is called Hyster-malaise.

"Symptoms of this disease are: patient's letharginess and his anxiousness. He develops feelings of egotism, conceit and self-estimation. He is apt to exaggerate in his conversations, feels little appetite and suffers from Dyspepsia".

(e) **From: 'Ikseer-e-Azam,' Volume one, p. 189 Author: Hakim Muhammad Azam Khan.**

"Symptoms of this disease are: digestive disorders, bitter vaporous belches, constant mouth watering, belly flatulence, bowels grumbling, stomach inflated and heated, false appetite vapours rising towards palate in fumes........ Sometimes upper part of the body shivers and shakes, knock-down in severe attack, fainting and swooning.......... sudden forgetfulness, drooping eye-lids, suffocation while swallowing, sudden lightning-like sparkle flashing in front of the eyes ....

(f) **From: Same Author above:**

"Patient, if a religious scholar, lays claim to miracles, to prophethood and to supernatural powers. He talks of Divinity and preaches to men."

COMMENTS

All the symptoms laid down by the experts of Medicine were present in Mirza to the utmost extent. Very true, he was a patient of Melancholic Hyster-malaise.

There can be no better statement than the categorical pronouncement of no less a person than the so-called *'Khalifat ul Masih Thani,'* Mian Mahmud Ahmad himself, in which he said that the disease of Hysteria was present in Mirza Ghulam Ahmad:

"Men also have this disease and those who suffer from this are called Hyster-Maniacs."

(From Friday Sermon, by Mian Mahmud Ahmad, Khalifa Qadian, reproduced in Newspaper, 'Al-Fazl' Qadian Vol.10, dated April 30, 1923).

Mirza laid claims, very intensely, right from prophethood to Godhood. He called himself superior to all revered prophets and claimed to have performed one million miracles. He also claimed to be the King of the Aryans! He invited people to adopt his religion and those who rejected him he called them atheists, 'Kafirs' and Hellish folks. He found faults with all the Prophets, (peace upon them all) called respectful Companions of Our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم (Allah be pleased with them all), as silly fools, and abused the saints of the entire Ummat. He called Quranic commentators erring folks. He reproached narrators of the Traditions and categorised Ulemas of the Ummat with Jews. He dubbed the whole Ummat as "gone astray from the path" and passed obscene remarks against learned men and pious persons.

Can a godly person or a religious revivalist stoop so low?

Certainly, Mirza Ghulam Ahmad was a maniac of Melancholic-Hyster-malaise.

A HEART-FELT SUBMISSION TO QADIANIS

With utmost sincerity of heart, I make this submission to you.

(1) It is possible that contents of this article have displeased you at places but my part is actually this much that I have quoted from Mirza's own writings. Making those a basis, I have evaluated facts. If you don't agree with my evaluation then I leave it to you to judge for yourselves his truth or falsehood on the touchstone of his writings.

Mirza's covenant is corroborated: *"I am a liar."*

Mirza's writings show that he was a patient of 'Hyster-malaise.' He said so in conversations also. Doctors confirmed it. Others also said about it. Proofs are given below:

1) "You behold! Hazrat صلی اللہ علیہ وسلم had foretold about my illness also which has come to pass likewise: He had said that when Masih will descend from the sky he will be wearing two saffron-coloured sheets of cloth. Therefore, same way, I have two diseases, one in the upper part of the body, viz., Hysteromania, and the other, excessive urination, in the lower part."

(Malfoozat-e-Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, Vol. 8, p. 445).

2) "My condition is such that, despite my constant involvement in two diseases, I remain preoccupied with work that I carry on very late having closed doors of the house at night. Although the disease of Hyster-malaise increases as a result, and my head feels more dizzy due to wakefulness yet I don't care and continue with my work."

(Ibid. Vol. 2, p. 376)

3) "Hazrat Khalifat-ul-Masih-ul-Awwal said to hazrat promised Masih: "Your Honour! Ghulam Nabi suffers from Melancholia." The honourable was pleased to reply: "In a way, all the prophets suffered from Melancholia and I also suffer from the same."

(Seerat-ul-Mahdi, p-304, V. 3).

4) "Doctor Mir Muhammad Ismail Sahib told me that he had heard many times from hazrat sahib, the promised Masih, that he suffered from Hysteria and also mentioned Melancholia. But the truth is that signs of nervous disorders developed in him only as a result of his diligent mental work and day and night preoccupations with literary compositions. These are often seen in patients of Hysteria (and Melancholia) also."

(Seerat-ul-Mahdi, Vol. 2, p. 55).

5) "This disease, having occurred once in the family, was bound to penetrate into the next off-spring. Therefore hazrat Khilafat-ul-Masih Thani, Mian Mahmud Ahmad Sahib told me that occasionally, he also got an attack of Hyster-Malaise."

(From: Article written by Doctor Shah Nawaz Sahib Qadiani, reproduced in Magazine 'Review Of Religions,' Qadian, August, 1926 p. 11).

6) "The cause of all his troubles such as vertigo, headache, sleeplessness, heart cramps, indigestion, diarrhoea, excessive urination and hystermalaise was only one and that was his weakness of nerves."

(From: Magazine: 'Review', Qadian, May 1927, p. 26).

7) "Some patient of Melancholia thinks: "I am king"; some thinks "I am God", some thinks "I am Prophet."

(From Bayaz-Noor-ud-Din p. 212, Vol. 10).

COMMENTS

We have sufficed here to give only seven opinions and findings from all those who are Qadianis and it is possible to give more opinions as well but for the sake of brevity we stop. However, it is confirmed without any doubt that Mirza Ghulam Ahmad was Hyster-maniac.

It shall be worthwhile to give medical opinion of experts of Medicine on this disease of Melancholia — Hyster-Malaise. It will be noted that Mirza Ghulam Ahmad suffered from them all.

(a) From: 'Qanoon', Part One, Book three, Author: Shaikh-ur-Raees, Boo Ali Seena:

"Melancholia is that malady in which worries and anxieties take the form of imagined horrors and dreads as opposed to the normal. Its cause is atrabilious temperament which takes away the entire essence of brain, leaving the patient effectually distracted. Or the other cause of this malady is extreme heating-up of the liver called Hyster-malaise. What happens is that excrements of victuals and intestinal disorders through vapours collect in the liver and humours of the body burn up and take the form of mania. Then black fumes arise from these parts and go towards the head. It is this condition which is called melancholic-flatulence, melancholic-fumigation or melancholic-hystermalaise."

(b) From: ' Sharah-ul Asbab wal Alamat-Amraz, Malikholia'. Author: Allama Burhan ud Din Nafees.

"When thoughts and ideas change from the normal path into fears and disorders it is called

MIRZA GHULAM AHMAD IN THE MIRROR OF HIS OWN WRITINGS

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by
K. M. Salim

Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

Mirza implores Allah in the above-quoted *Aakhri Faislah.*

"O God! If this claim of the 'promised Masih' is only a false imputation from the 'self' in me and in Your eyes I am a mischievous liar, then O my dear Master! Humbly I implore in Your Audience to put me to death in Maulana Sanaullah's life-time. Aameen."

COMMENTS

This prayer of Mirza came to be accepted; Mirza died while Maulana Sanaullah lived on. Proved: Mirza was a mischievous liar in the eyes of Allah the Exalted. Further proved: Mirza's claim of being 'promised Masih' was false imputation of his 'self' and that Maulana Sanaullah was righteous.

Would that Mirza had implored Allah for his guidance instead of his death! Perhaps that would also have been accepted.

(20)

Mirza further wrote:

"O my Omnipotent! O Who has sent me down! Holding the garment of Your Sanctity and Mercy only, I beg in Your audience to honour us with a true decision between Maulana Sanaullah and myself. And he who in Your eyes is really a mischievous liar, lift him from the world in the very lifetime of whosoever is truthful. O Master! do it this way. Aameen."

COMMENTS

This request of Mirza was also accepted. Maulana Sanaullah was truthful hence Mirza, struck by cholera, was lifted from the world in Maulana Sanaullah's lifetime. Mirza got from Allah what he asked from his mouth. Proved: Mirza was a mischievous liar.

(21)

Mirza wrote in *Zamima Anjam-e-Atham* pp.20-21.

"Shaikh Muhammad Hussain Batalvi and other notable opponents may hold a Mubahala with me. After the Mubahala even if one person could save himself from my imprecations then I will admit I am a liar."

COMMENTS

Under this arrangement, Maulana Abdul Haq Ghaznavi held a Mubahala with Mirza. Result was that Mirza died in the lifetime of Maulana Sahib. Thus

سلسلہ نمبر۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال وجواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱..... قادیانیوں کو کس سن میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا؟

سوال نمبر۲..... کعب بن اشرف یہودی (گستاخ رسول) کو کس صحابیؓ نے جہنم رسید کیا؟

سوال نمبر۳..... ”قادیانیت کے خلاف علمی جہاد کی سرگزشت“ نامی کتاب کس کی تصنیف ہے؟

ٹوکن شمارہ ۳۶ سلسلہ نمبر۱۴

نام ________________

ولدیت ________________

مکمل پتہ ________________

____

ذاتی مصروفیات ________________

____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت ”انٹرنیشنل“ پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴..... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ ”ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل“ کے نام سے ارسال کریں ورنہ کالعدم شمار ہوگا۔ نیز لفافے پر انچارج انعامی مقابلہ لکھنا نہ بھولیں۔

REGD. NO. SS- 160

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی' ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے۔

اپیل

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک
فتنہ قادیانیت کا کامیابی کے ساتھ تعاقب کر رہی ہے۔

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰، ۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر (جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو رہی ہے۔ ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر اور قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ اور ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں۔ مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پر زور تعاقب میں مصروف ہیں۔

وسط ایشیا کی آزاد ریاستوں میں دس لاکھ قرآن مجید کی تقسیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک منفرد کارنامہ ہے

عالمی مجلس کو اپنے ان اہداف و مقاصد میں کامیابی کے لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

ہم شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ زکوۃ' صدقات'

فطرہ اور عطیات سے دل کھول کر عالمی مجلس کی امداد فرمائیں۔

(حضرت) خواجہ خان محمد	(مولانا) محمد یوسف لدھیانوی	(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری
امیر مرکزیہ	نائب امیر	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان' پاکستان۔ فون:۔ ۵۱۴۱۲۲

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ' پرانی نمائش' ایم اے جناح روڈ' کراچی ۷۴۴۰۰

فون ۷۷۸۰۳۳۷۔ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۹۷ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔